النحو فی الکلام کالملح فی الطعام

الکافیہ

ششماہی ثانی

سوالًا جوابًا

علامہ شیخ عثمان ابن الحاجب

المتوفّٰی

646 ہجری

احمد عباس عطاری

استاد عامر تنویر مدنی صاحب

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین وعلی ازواجہ والہ وصحبہ اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوٹس: الکافیہ ششماہی اول و ثانی (سوالاً جواباً)

استاد محترم مولانا عامر تنویر مدنی صاحب

کاوش : احمد عباس عطاری

مرکزی جامعۃ المدینہ گجرات

ششماہی ثانی

التوابع:

سوال: تابع کی تعریف بیان کریں

جواب: تابع کی تعریف:

"کل ثان باعراب سابقه من جهة واحدة"

ہر وہ دوسرا جس کو ایک جہت سے ماقبل کا اعراب دیا گیا ہو

النعت:

سوال: صفت کی تعریف مع مثال بیان کریں

جواب: صفت کی تعریف:

"تابع یدل علی معنی فی متبوعه مطلقا"

ایسا تابع جو اپنے متبوع میں پائے جانے والے معنی پر مطلق طور پر دلالت کرے

سوال: صفت کے فائدے مع مثال بیان کریں

جواب: صفت کے پانچ فائدے ہیں:

1 یہ تخصیص کے لیے آتا ہے مثلاً: (جاءنی رجل صالح)

2 توضیح (وضاحت) کے لیے آتا ہے مثلاً: (جاءنی زید التاجر)

3 کبھی کبھار یہ صرف ثناء (مدح / تعریف) کے لیے آتا ہے

مثلاً: (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

4 کبھی کبھار یہ صرف ذم (مذمت) کے لیے آتا ہے مثلاً: (أعوذ باللہ من الشیطن الرجیم)

5 کبھی کبھار صرف تاکید کے لیے آتا ہے مثلاً: (نفخۃ وحدۃ)

سوال: کیا صفت کا اسم مشتق ہونا ضروری ہے؟

جواب: جمہور علماء کے نزدیک صفت اسم مشتق ہی ہوگی اور اگر کبھی کبھار صفت غیر مشتق ہو بھی تو وہ اسم مشتق کی تاویل میں ہوگی

لیکن صاحب کافیہ نے جمہور علماء کے قول سے احتراز کرتے ہوئے فرمایا کہ صفت کے اسم مشتق یا غیر مشتق ہونے میں کوئی فرق نہیں لیکن اگر صفت اسم غیر مشتق ہو تو اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کو کسی معنی کی غرض کے لیے وضع کیا گیا ہو اب چاہے وہ معنی عمومی ہو یا خصوصی ہو

عمومی کی مثال: (جاء رجل تمیمی، جاء رجل ذو مال)

خصوصی کی مثال: (مررت برجل أيّ رجل)

سوال: نکرہ کی صفت کس سے لائی جاتی ہے اور اس صورت میں اس کے ساتھ کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: نکرہ کی صفت جملہ خبریہ کے ذریعے لائی جاتی ہے اور اس صورت میں جملے میں ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو موصوف کی طرف لوٹے

سوال: صفت کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں اور ان کا کتنی چیزوں میں موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے؟

جواب: صفت کی دو اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں:

1 صفت بحال الموصوف 2 صفت بحال متعلق الموصوف

1صفت بحال الموصوف:

وہ صفت جو موصوف کی حالت سے صفت ہو

☆اس کو صفت حقیقی بھی کہا جاتا ہے

☆ یہ دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہیں اور ایک وقت میں ان میں سے چار چیزیں پائی جاتی ہے وہ دس چیزیں درج ذیل ہیں

اعراب (رفع، نصب، جر) معرفہ، نکرہ

واحد، تثنیہ، جمع مذکر و مونث

مثلاً: (جاءنی رجل عالم)

2 صفت بحال المتعلق الموصوف:

وہ صفت جو موصوف کے متعلق کی حالت سے صفت ہو

☆اس کو صفت سببی بھی کہا جاتا ہے

☆ اور یہ پہلی پانچ چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے

☆ اور باقیوں میں فعل کی طرح ہوتی ہے

اسی وجہ سے یہ مثال حسن ہے: (قام رجل قاعد غلمانہ)

کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ جب فعل کا فاعل مذکور ہو تو فعل واحد ہوتا ہے اور (قاعدٌ) یہ بھی اسم فاعل ہے اور فعل کے حکم میں ہے اور غلمانہ اس کا فاعل ہے اور اس کو مفرد ہونا چاہیے تھا جو کہ وہ ہے لہذا یہ مثال حسن ہے

اور یہ مثال ضعیف ہے: (قام رجل قاعدون غلمانہ)

یہاں کیونکہ قاعدون کا فاعل مذکور ہے لہذا اس کو مفرد ہونا چاہیے

اور یہ مثال جائز ہے: (قام رجل قعود غلمانہ)

کیونکہ جمع مکسر (قعود) مفرد کے معنی میں ہوتا ہے

سوال: کیا ضمیر موصوف یا صفت واقع ہوتی ہے؟

جواب: جی نہیں! ضمیر نا ہی موصوف ہوتی ہے اور نا ہی صفت واقع ہوتی ہے

☆ ضمیر کے موصوف واقع نا ہونے کی وجہ:

کیونکہ ضمیریں اعرف المعارف ہوتی ہے اور یہ بالکل واضح ہوتی ہیں جب کہ موصوف سارا واضح نہیں ہوتا اس لیے تو اس کی صفت لائی جاتی ہے

اعتراض: ضمیر غائب تو واضح نہیں ہوتی اور آپ اسے اعرف المعارف کہہ رہے ہیں؟

جواب: ضمیر غائب اگرچہ واضح نہیں ہوتی مگر اس کو ضمیر حاضر و متکلم کے تابع کرتے ہوئے اعرف المعارف کہا گیا ہے

☆ ضمیر کے صفت واقع نہ ہونے کی وجہ:

کیونکہ ضمیر صرف ذات پر دلالت کرتی ہے جبکہ صفت ذات موصوف کے ساتھ قائم معنی پر دلالت کرتی ہے

سوال: اعرف المعارف کی ترتیب بیان کریں

جواب: اعرف المعارف کی ترتیب درج ذیل ہیں

1 ضمائر 2 الاعلام 3 اسمائے اشارہ

4معرف باللام 5اسمائے موصولات

☆ اور آخری دو طاقت میں برابر ہے

سوال: "الموصوف أخصّ أو مساو" اس عبادت کی وضاحت کریں

جواب: موصوف یا تو صفت سے خاص ہو گا یا کم از کم اس کے برابر ہو گا اس سے عام نہیں ہو گا مثلاً: (جاءنی زید عالم)

سوال:اگر موصوف معرف باللام ہو تو اس کی صفت کس کے ساتھ لائی جائے گی؟

جواب:اگر موصوف معرف باللام ہو تو یا تو اس کی صفت معرف باللام سے لائی جائے گی یا اس مضاف سے لائی جائے گی جو اس کی مثل کی طرف مضاف ہو

معرف باللام کی مثال: (جاءنی الرجل العالم)

مضاف معرف باللام کی مثال: (جاءني الرجل صاحب الفرس)

☆ اسی طرح معرف باللام کی اسم موصول کے ساتھ صفت لانا بھی جائز ہے کیونکہ یہ دونوں درجہ میں برابر ہے مثلاً:(جاءني الرجل الذي حفظ الكافية)

اعتراض: قاعدہ تو یہ تقاضہ کرتا ہے کہ اسم اشارہ کی صفت یا تو اس کی مثل کے ساتھ لائی جائے یا معرف باللام، اسم موصول یا ان میں سے کسی ایک کی طرف مضاف سے لائی جائے، اس کی صفت معرف باللام اور موصول تو آسکتی ہے لیکن مضاف الی المعرف باللام نہیں آسکتی ایسا کیوں؟

جواب: اسم اشارہ میں بھی اور مضاف میں بھی ابہام ہوتا ہے یہ اپنا ابہام تو زائل کر سکتا ہے اسم اشارہ کا نہیں کر سکتا

لہذا ابہام دور نہ کرنے کی وجہ سے یہ مثال ضعیف ہے (مررت بھذا الابیض) اور یہ مثال حسن ہے (مررت بھذا العالم)

العطف:

سوال: عطف کی تعریف بیان کریں

جواب: عطف کی تعریف:

"تابع مقصود بالنسبۃ مع متبوعہ ویتوسط بینہ وبین متبوعہ أحد الحروف العشرۃ"

ایسا تابع جو متبوع کے ساتھ مقصود بالنسبت ہو اور اس تابع و متبوع کے درمیان دس حروف عاطفہ میں سے کوئی ایک حرف ہو

مثلاً: (قام زید وعمرو)

☆حروف عاطفہ:

واو، فاء، ثم، أو، أم، اما، بل، لا، لکن اور حتی

سوال: جب ضمیر مرفوع متصل پر کسی لفظ کا عطف کیا جائے تو اس وقت کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: جب ضمیر مرفوع متصل پر کسی لفظ کا عطف کیا جائے تو اس سے پہلے ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ اس کی تاکید لانا ضروری ہے

مثلاً: (ضربت أنا وزید)

لیکن اگر ضمیر مرفوع متصل اور معطوف علیہ کے درمیان فاصلہ آجائے تو پھر اس تاکید کو لانا ضروری نہیں ہے

مثلاً: (ضربت الیوم وزید)

سوال: جب ضمیر مجرور پر کسی لفظ کا عطف کیا جائے تو اس سے پہلے کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: جب ضمیر مجرور پر کسی لفظ کا عطف کیا جائے تو اس سے پہلے جار کا اعادہ کرنا ضروری ہے

مثلاً: (مررت بک وبزید)

سوال: معطوف کس کے حکم میں ہوتا ہے؟

جواب: معطوف معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے یعنی جو چیز معطوف علیہ میں واجب ہے وہ معطوف میں بھی واجب ہے اور جو اس میں ممتنع ہے اس میں بھی ممتنع ہے

☆ اسی وجہ سے ما زید بقائم أو قائما ولا ذاھب عمرو میں صرف رفع جائز ہے

اعتراض: آپ کا قاعدہ درست نہیں کیونکہ یہ قاعدہ اس مثال (الذی بطیر فیغضب زید الذباب) پر صادق نہیں آرہا اس لیے کہ یطیر میں ضمیر ہے جو موصول کی طرف لوٹ رہی ہے اور یغضب ضمیر سے خالی ہے اس کا فاعل زید اسم ظاہر ہے؟

جواب: فیغضب میں فاء عاطفہ نہیں بلکہ سببیہ ہے لہذا اعتراض وارد نہیں ہوتا

سوال: "واذاعطف علی عاملین مختلفین" اس عبارت کی وضاحت کریں

جواب: دو مختلف عاملوں پر عطف کرنا جمہور کے نزدیک جائز نہیں ہے

برخلاف امام فراء کے کہ ان کے نزدیک جائز ہے لیکن یہ مثال (فی الدار زید والحجرۃ عمرو) جمہور کے نزدیک جائز ہے

☆ امام سیبویہ کے نزدیک مطلقاً دو عاملوں پر عطف جائز نہیں ہے

التاکید:

سوال: تاکید کی تعریف بیان کریں

جواب: تاکید کی تعریف:

"تابع یقرر أمر المتبوع في النسبة أو الشمول"

ایسا تابع جو متبوع کے معاملے کو نسبت میں یا شمولیت میں پختہ کرتا ہے

مثلاً: (جاءنی زید زید)

سوال: تاکید کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: تاکید کی دو اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

1 تاکید لفظی 2 تاکید معنوی

1 تاکید لفظی:

پہلے لفظ کا تکرار کرنا مثلاً: (جاءنی زید زید)

☆ یہ تاکید تمام الفاظ میں جاری ہوتی ہے

2 تاکید معنوی:

یہ معینہ الفاظ کے ساتھ حاصل ہوتی ہے اور وہ معینہ الفاظ یہ ہیں

نفس، عین، کلاھما، کل، اَجمع، اَکتع، اَبتع اور اَبصع

سوال: نفس، عین یہ دونوں کس کس کے لیے آتے ہیں؟

جواب: یہ دونوں عام ہے یعنی واحد، تثنیہ، جمع، مذکر و مؤنث سب کے لیے آتے ہیں صیغے اور ضمیر کے بدلنے کے ساتھ

مثلاً: (نفسہ، نفسھا، اَنفسھما، اَنفسھم، اَنفسھن)

سوال: "کلاھما" کس کے لیے آتا ہے؟

جواب: یہ صرف تثنیہ کے لیے آتا ہے

مثلاً: (کلاھما، کلتاھما)

سوال: مذکورہ تین حروف کے علاوہ باقی (کلّ سے ابصع تک) کس کے لیے آتے ہیں؟

جواب: مذکورہ تین حروف کے علاوہ باقی حروف (کلّ سے ابصع تک) واحد اور جمع کے لیے آتے ہیں

کلّ میں ضمیر کے بدلنے کے ساتھ

مثلاً: (کلہ، کلھا، کلھم کلھن)

اور باقی کلمات میں صیغے کے بدلنے کے ساتھ

مثلاً: (أجمع، جمعاء، أجمعون اور جمع)

سوال: کلّ اور أجمع کے ذریعے کس چیز کی تاکید لائی جائے گی؟

جواب: کلّ اور أجمع کے ذریعے صرف انہی اشیاء کی تاکید لائی جائے گی

جن کے اجزاء ہو اور ان کو حسّی طور پر یا حکمی طور پر جدا کرنا صحیح ہو

مثلاً: (أکرمت القوم کلھم، اشتریت العبد کلہ)

لیکن اس طرح نہیں کہہ سکتے (جاء زید کلہ)

سوال: جب نفس اور عین کے ذریعے ضمیر مرفوع متصل کی تاکید لائی جائے تو اس وقت کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: جب نفس اور عین کے ذریعے ضمیر مرفوع متصل کی تاکید لائی جائے گی تو اس سے پہلے ضمیر منفصل سے تاکید لانا ضروری ہے

مثلاً: (ضربت أنت نفسک)

سوال: أکتع اور اس کی اخوات کس کے تابع ہے نیز ان کا کس سے پہلے آنا ممکن نہیں ہے؟

جواب: أکتع اور اس کی اخوات (ابتع، ابصع) أجمع کے تابع ہے

اور ان کا اس سے پہلے آنا ممکن نہیں ہے

☆ان کلمات کو أجمع کے بغیر ذکر کرنا ضعیف ہے

البدل:

سوال: بدل کسے کہتے ہے؟

جواب: بدل کی تعریف:

"تابع مقصود بما نسب إلی المتبوع دونہ"

ایسا تابع جو مقصود ہوتا ہے اس نسبت کا جو متبوع کی طرف کی گئی نا کہ متبوع مقصود بالنسبت ہوتا ہے

سوال: بدل کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: بدل کی چار اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

1 بدل کل　　2 بدل بعض　　3 بدل استعمال　　4 بدل غلط

1 بدل کل:

وہ بدل جس کا مدلول مبدل منہ کا مدلول ہو

مثلاً: (جاء زید أخوک)

2 بدل بعض:

وہ بدل جس کا مدلول مبدل منہ کا جز ہو

مثلاً: (ضربت زیداً رأسہ)

3 بدل اشتمال:

وہ بدل جس میں تابع و متبوع کے درمیان تعلق ہو نا ہی مبدل منہ کا کل ہو

اور ناہی جز ہو

مثلاً: (شهر عمر عده)

4 بدل غلط:

وہ بدل جو غلطی کی تلافی کے لیے لایا گیا ہو

مثلاً: (جاء زید بکر)

سوال: کیا بدل اور مبدل منہ ہمیشہ معرفہ ہوتے ہیں؟

جواب: جی نہیں! کبھی کبھار بدل اور مبدل منہ دونوں معرفہ ہوتے ہیں یا دونوں نکرہ ہوتے ہیں یا مختلف ہوتے ہیں

☆ اور اگر بدل نکرہ ہو اور مبدل منہ بھی نکرہ ہو تو بدل کی صفت لانا ضروری ہے

مثلا: (بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ)

سوال: کیا بدل اور مبدل منہ کا اسم ظاہر ہونا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں! کبھی کبھار یہ دونوں اسم ظاہر ہوتے

مثلاً: (اکرمت زیداً أباک)

کبھی کبھار یہ دونوں اسم ضمیر ہوتے ہیں

مثلاً: (زید لقیتہ أیاہ)

اور کبھی کبھار یہ دونوں مختلف (ایک اسم ظاہر دوسرا ضمیر) ہوتے ہیں

مثلاً: (زید اکرمتہ أخاک)

سوال: کیا اسم ظاہر ضمیر بدل بن سکتا ہے؟

جواب: اسم ظاہر ضمیر سے بدل کل نہیں بن سکتا سوائے غائب کی ضمیر سے

مثلاً: (ضربتہ زیداً)

عطف البیان:

سوال: عطف بیان سے کہتے ہے؟ نیز یہ بھی بتائیے کہ اس کے اور بدل کے درمیان کیا فرق ہے؟

جواب: عطف بیان کی تعریف:

"تابع غیر صفة یوضح متبوعہ"

جو تابع صفت نا ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرئے اسے عطف بیان کہتے ہے

☆ اس کے اور بدل کے درمیان معنیً تو فرق واضح ہے لیکن لفظوں کے اعتبار سے واضح نہیں ہے

المبنی:

سوال: مبنی کسے کہتے ہے؟

جواب: "ما ناسب مبنی الأصل أووقع غیر مرکب"

جو اسم مبنی الأصل کے مشابے ہو یا غیر مرکب واقع ہو اسے مبنی کہتے ہے

سوال: مبنی کی حرکات کو کیا نام دیا جاتا ہے؟

جواب: مبنی کی حرکات ثلاثہ کو ضمہ، فتحہ، کسرہ اور سکون کو وقف کا نام دیا جاتا ہے

سوال: مبنی کا حکم بیان کریں

جواب: عوامل کے بدلنے کے ساتھ اس کا آخر نہیں بدلنا

مثلاً: (جاءھذا، رأیت ھذا، مررت بھذا)

سوال: کتاب میں کتنے اور کون کونسے مبنیات بیان کیے گئے ہیں؟

جواب: کتاب میں آٹھ (8) مبنیات بیان کیے گئے ہیں اور وہ یہ ہیں

1 مضمرات 2 أسماء اشارۃ 3 أسماء موصولات 4 مرکبات

5 کنایات 6 أسماالأفعال 7 الأصوات 8 بعض الظروف

المضمر:

سوال: ضمیر کسے کہتے ہے؟

جواب: ضمیر کی تعریف:

"ماوضع لمتکلم أو مخاطب أو غائب تقدم ذکرہ لفظا أو معنی أو حکمًا"

وہ اسم جس کو متکلم یا مخاطب یا اس غائب کے لیے وضع کیا گیا ہو جس کا ذکر پہلے لفظًا یا معنًی یا حکمًا گزر چکا ہو

سوال: ضمیر کی بنیادی طور پر کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں مع تعریفات بیان کریں

جواب: ضمیر کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں:

1 ضمیر متصل 2 ضمیر منفصل

1 ضمیر منفصل:

جو ضمیر جدا ہوتی ہے مثلاً: (ما أنت منطلقاً)

2ضمیر متصل:

جو ضمیر جدا نہیں ہوتی ہے مثلاً: (ضربتک)

سوال: ضمیر کی اعراب کے اعتبار سے کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: ضمیر کی اعراب کے اعتبار سے تین اقسام ہیں

1 مرفوع 2 منصوب 3 مجرور

☆ ضمیر کی پانچ اقسام ہیں

1ضمیر مرفوع متصل 2ضمیر مرفوع منفصل

3ضمیر منصوب متصل 4ضمیر منصوب منفصل

5ضمیر مجرور متصل

1ضمیر مرفوع متصل:

نَصَرَ نَصَرَا نَصَرُوا، نَصَرَتْ نَصَرَتَا نَصَرْنَ، نَصَرْتَ نَصَرْتُمَا نَصَرْتُمْ، نَصَرْتِ نَصَرْتُمَا نَصَرْتُنَّ، نَصَرْتُ نَصَرْنَا

2ضمیر مرفوع منفصل:

هُوَ هُمَا هُمْ، هِيَ هُمَا هُنَّ، اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ، اَنْتِ اَنْتُمَا انتن، اَنَا نَحْنُ

3ضمیر منصوب متصل:

نَصَرَهُ نَصَرَ هُمَا نَصَرَ هُمْ، نصرَ هَا نَصَرَ هُمَا نَصَرَ هُنَّ، نَصَرَكَ نَصَرَ كُمَا نَصَرَ كُمْ، نَصَرَكِ نَصَرَ كُمَا نَصَرَ كُنَّ، نَصَرَنِي نَصَرَنَا

اِنَّهُ اِنَّهُمَا اِنَّهُمْ، اِنَّهَا اِنَّهُمَا اِنَّهُنَّ، اِنَّكَ اِنَّكُمَا اِنَّكُمْ، اِنَّكِ اِنَّكُمَا اِنَّكُنَّ، اِنَّنِي اِنَّنَا يا اِنِّي اِنَّا

4ضمیر منصوب منفصل:

اِيَّاهُ اِيَّاهُمَا اِيَّاهُمْ، اِيَّاهَا اِيَّاهُمَا اِيَّاهُنَّ، اِيَّاكَ اِيَّاكُمَا اِيَّاكُمْ، اياكِ اِيَّاكُمَا اِيَّاكُنَّ اِيَّايَ اِيَّانَا

5 ضمیر مجرور متصل:

وَلَدُہٗ وَلَدُ ھُمَا وَلَدُ ھُمْ، وَلَدُ ھَا وَلَدُ ھُمَا وَلَدُ ھُنَّ، وَلَدُ کَ وَلَدُ کُمَا وَلَدُ کُمْ، وَلَدُ کِ وَلَدُ کُمَا وَلَدُ کُنَّ، وَلَدِيْ وَلَدُ نَا

لَہٗ لَھُمَا لَھُمْ، لَھَا لَھُمَا لَھُنَّ، لَکَ لَکُمَا لَکُمْ، لَکِ لَکُمَا لَکُنَّ لِيْ لَنَا

سوال: ضمیر مرفوع متصل کتنے اور کون کونسے صیغوں میں پوشیدہ ہوتی ہے؟

جواب: ضمیر مرفوع متصل مذکورہ صیغوں میں پوشیدہ ہوتی ہے:

ماضی غائب اور غائبہ کے صیغوں

مثلاً: (ضرب زید، ھند ضربت)

مضارع متکلم (واحد و جمع) میں مطلقا، مخاطب، غائب اور غائبہ

مثلاً: (أضرب، نضرب، زید یضرب، ھند تضرب اور أنت تضرب)

صفت کے صیغے میں مطلقا

مثلاً: (زید ضارب)

سوال: کتنے اور کون کونسے مقامات پر ضمیر متصل لانا متعزر ہے؟

جواب: چھ (6) مقامات پر ضمیر متصل لانا متعزر ہے اور جن مقامات پر ضمیر متصل لانا متعزر ہے وہاں ضمیر منفصل لانا جائز ہے

1 ضمیر عامل پر مقدم ہو جائے مثلاً: (ایاک نعبد)

2 ضمیر اور اس کے عامل کے درمیان کسی غرض کے لیے فاصلہ آجائے

مثلاً: (ماضرب الا أنا)

3 جس ضمیر کا عامل محذوف ہو جائے مثلاً: (ایاک والاسد)

4 جس ضمیر کا عامل معنوی ہو مثلا: (أنت کریم)

5 جس کا عامل حرف ہو اس حال میں کہ اس کی ضمیر مرفوع ہو

مثلاً: (ما أنت قائما)

6 ضمیر کی طرف ایسے صفت کے صیغے کی اسناد ہو جو اس کے غیر پر جاری ہو

مثلاً: (ھند زید ضاربتہ ھی)

سوال: جب دو ضمیریں جمع ہو جائے اور ان میں سے کوئی بھی مرفوع نہ ہو تو پھر کس کو مقدم کیا جائے گا؟

جواب: جب دو ضمیریں جمع ہو جائے اور ان میں سے کوئی بھی مرفوع نا ہو تو ان میں سے جو زیادہ اعرف ہو گی اس کو مقدم کیا جائے گا اور دوسری میں اختیار ہو گا (چاہے تو متصل لائے اور چاہے تو منفصل لائے) مثلاً: (أعطیتکہ، أعطیتک)

سوال: کان کی خبر جب ضمیر لائی جائے تو کونسی ضمیر لانا مختار ہے؟

جواب: کان کی خبر جب ضمیر لائی جائے تو ضمیر منفصل لانا مختار ہے

مثلاً: (زید قائم و کنت ایاہ)

سوال: (لولا انت) کی پوری گردان میں اور (عسیت) کی پوری گردان میں ضمیر لانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: (لولا انت) کی پوری گردان میں اس کے بعد ضمیر منفصل لانا مختار ہے

اور (عسیت) کی پوری گردان میں اس کے بعد ضمیر متصل لائی جاتی ہے

لیکن بعض استعمالات میں (لولا اور عسیٰ) کے بعد ضمیر متصل لائی جاتی ہے

سوال: جب نون وقایہ فعل ماضی کے ساتھ آئے تو اس کے ساتھ کس چیز کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: جب نون وقایہ فعل ماضی کے ساتھ آئے تو اس کے ساتھ یاء کا ہونا ضروری ہے

☆ اس کے علاوہ بھی نون وقایہ کے ساتھ یاء آتی ہے

سوال: فعل مضارع کے ساتھ نون وقایہ کے آنے کے لیے کیا چیز شرط ہے؟

جواب: فعل مضارع کے ساتھ نون وقایہ آنے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ فعل مضارع نون اعرابی سے خالی ہو مثلاً: (تضربنی، یضربنی)

سوال: لدن، انّ اور اس کی اخوات کے ساتھ نون وقایہ لانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: لدن، انّ اور اس کی اخوات کے ساتھ نون وقایہ لانے میں اختیار ہے چاہے تو لائے چاہے تو رہنے دے مثلاً: (لدنّی اور لدنی)

سوال: لیت، من، عن، قد، قطّ اور لعلّ کے ساتھ نون وقایہ لانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: لیت، من، عن، قد اور قطّ کے ساتھ نون وقایہ لانا مختار ہے

مثلاً: (منّی، عنّی)

اور لعلّ میں اس کے برعکس یعنی لعلّ کے ساتھ نون وقایہ نا لانا مختار ہے

مثلاً: (لعلّی)

سوال: فصل کی تعریف بیان کریں

جواب: مبتداء اور خبر کے درمیان عوامل سے پہلے یا بعد میں صیغہ مرفوع لایا

جاتا ہے جو کہ مبتداء کے مطابق ہوتا ہے اسے "فصل" کہتے ہے

سوال: فصل کی تعریف میں صیغہ مرفوع کیوں کہا گیا ضمیر مرفوع کیوں نا کہا گیا ؟

جواب: صیغہ مرفوع اس لیے کہا کہ بعض نحوی اس کو ضمیر نہیں مانتے بلکہ حرف مانتے ہے اس لیے صیغہ بولا کہ یہ لفظ حرف و ضمیر دونوں کو شامل ہے

سوال: فصل کولانے کی وجہ بیان کریں

جواب: فصل کو اس لیے لایا جاتا ہے تاکہ خبر اور صحت کے درمیان تفصیل اور وضاحت بیان کر دے کیونکہ مبتداء پہلے ہی معرفہ ہوتا ہے جب خبر بھی معرفہ ہو تو اب یہ گمان نا ہو کہ یہ موصوف صفت ہیں کیونکہ ان دونوں کے درمیان فاصلہ نہیں آتا مثلاً: (زید ھو القائم)

سوال: فصل کولانے کی شرط بیان کریں

جواب: فصل کولانے کے لیے شرط یہ ہے کہ یا تو خبر معرفہ ہو یا اسم تفضیل من کے ساتھ ہو مثلاً: (کان زید ھو أفضل من عمرو)

سوال: فصل کے بارے میں امام خلیل اور بعض اہل عرب کا کیا موقف ہے ؟

جواب: امام خلیل کا مؤقف:

آپ کے نزدیک فصل کا کوئی درجہ نہیں ہے

بعض اہل عرب کا موقف:

آپ فصل کو مبتداء اور اس کے بعد والے لفظ کو اس کی خبر بناتے ہے

سوال: ضمیر شان اور قصہ کی تعریف بیان کریں

جواب: جملے کے شروع میں غائب کی ضمیر لائی جاتی ہے جس کی تفیر بعد والا جملہ کرتا ہے اگر مذکر کی ہو تو اسے "ضمیر شان" اگر مونث کی ہو تو اسے "ضمیر قصہ" کہتے ہے

سوال: ضمیر شان اور قصہ کس کے مطابق ہوتی ہیں؟

جواب: ضمیر شان اور قصہ عوامل کے اعتبار سے متصل، منفصل، مستتر اور بارز ہو سکتی ہے

ضمیر شان کی مثال: (قل ھو اللہ احد)

ضمیر قصہ کی مثال: (فانھا لا تعمی الابصار)

أسماء الإشارة:

سوال: اسم اشارہ کسے کہتے ہے؟

جواب: اسم اشارہ کی تعریف:

"ما وضع لمشار الیہ"

وہ اسم جس کو مشار الیہ کے لیے وضع کیا گیا ہو

مثلاً: (ھذا الکتاب)

سوال: مذکر و مؤنث کے لیے کونسے اسم اشارہ استعمال ہوتے ہیں؟

جواب: مذکر و مؤنث کے لیے یہ اسم اشارہ استعمال ہوتے ہیں

واحد مذکر	تثنیہ مذکر	جمع مذکر
ذا	ذان، ذین	أولاء، اولا
واحد مونث	تثنیہ مونث	جمع مونث
تا، تی، تہ، تھی، ذہ، ذی، ذھی	تان، تین	أولاء، اولا

سوال: کیا ان اسماء اشارہ کے ساتھ کوئی حرف بھی لاحق ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! کبھی کبھار ان کے شروع میں حرف تنبیہ (ہ) لاحق ہوتا ہے اور کبھی کبھار ان کے آخر میں حرف خطاب (ک) لاحق ہوتا ہے

اس طرح یہ پچیس (25) حروف ہو گئے

مثلاً: (ذاک سے ذاکنّ تک پانچ، ذانک سے ذاکنّ تک پانچ اسی طرح بقیہ بھی)

سوال: کونسا اسم اشارہ قریب کے لیے، کونسا بعید کے لیے اور کونسا درمیان کے لیے آتا ہے؟

جواب: (ذا) یہ مشاء الیہ قریب کے لیے، (ذلک) مشار الیہ بعید کے لیے اور (ذاک) مشار الیہ متوسط (درمیانے) کے لیے آتا ہے اور تلک، تانّک، ذانّک اور اولائک، ذلک کی طرح بعید کے لیے آتے ہیں

☆ اور ثمّ، ھنا اور ھنّا یہ خاص طور پر مکان کے لیے آتے ہیں مثلا: (هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ)

الاسم الموصول:

سوال: اسم موصول کسے کہتے ہے؟

جواب: اسم موصول کی تعریف:

"مالایتم جزء الابصلۃ وعائد"

وہ اسم جو اپنے صلہ اور ضمیر عائد سے ملے بغیر مکمل جزنا بنے

سوال: اسم موصول کا صلہ کیا ہوتا ہے اور ضمیر عائد سے کیا مراد ہے؟

جواب: اسم موصول کا صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے اور ضمیر عائد سے مراد وہ ضمیر ہے جو اسم موصول کی طرف ہوتی ہے

سوال: الف لام بمعنی الذی کا صلہ کون ہوتا ہے؟

جواب: الف لام بمعنی الذی کا صلہ ہمیشہ اسم فاعل اور اسم مفعول ہوتا ہے

سوال: اسمائے موصولات تحریر کہیں اور یہ بتائیں کہ کون کس کے لیے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: اسمائے موصولات مع استعمال درج ذیل ہیں

الذی	واحد مذکر کے لیے	التی	واحد مونث کے لیے
الذان، الذین	تشنیہ مذکر کے لیے	اللتان، اللتین	تشنیہ مونث کے لیے
الآلی، الذین	جمع مذکر کے لیے		
اللائی، اللآء، اللآی، اللآتی، اللّواتی			جمع مونث کے لیے آتے ہیں

اسی طرح من، ما، آیّ، آیّۃ، ذو، ذا (وہ ذا جو ما استفہامیہ کے بعد واقع ہو)، الف بمعنی الذی یا التی بھی اسمائے موصولات ہیں

سوال: ضمیر عائد کو کس صورت میں حذف کرنا جائز ہے؟

جواب: جب ضمیر عائد مفعول ہو تو اس صورت میں اسے حذف کرنا جائز ہے

مثلاً: (اَھٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ رَسُوْلًا)

یہاں بعث کے بعد (ہ) ضمیر محذوف ہے

سوال: اخبار بالذی کا طریقہ مع مثال تحریر کریں اور ضمیر، حال، مصدر اور ضمیر مستحق میں یہ طریقہ استعمال نہ ہونے کی وجہ بیان کریں

جواب: الذی کے ساتھ خبر دینے کے لیے تین شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں

1 الذی کو کلام کے شروع میں لایا جائے

2 مخبر عنہ کی جگہ ضمیر کو لایا جائے

3 مخبر عنہ کو خبر کے طور پر مؤخر کیا جائے

مثلاً: جب کوئی (ضربت زیداً) سے زید کی خبر دینے کا ارادہ کرے گا تو یوں کہے گا (الذي ضربتہ زید)

☆ اور الف لام بمعنی الذی کے ذریعے خبر دینا بھی ایسے ہی ہے جیسے الذی کے بارے میں خبر دینا لیکن اخبار بالذی ہر جملے کے جزسے جائز ہے خواہ وہ اسمیہ ہو یا فعلیہ اور اخبار بالف ولام صرف جملہ فعلیہ کے جزسے جائز ہے

تاکہ اسم فاعل یا اسم مفعول کا وزن بنانا صحیح ہو جائے

اور اگر ان تین شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہو تو الذی کے ذریعے خبر دینا متعذر ہے اسی وجہ سے یہ طریقہ ضمیر شان، موصوف، صفت، حال، مصدر، عامل، اس ضمیر میں جو اسم موصول کے علاوہ کی مستحق ہو اور اس اسم میں جو ضمیر مستحق پر مشتمل ہو میں متعذر ہے یعنی استعمال نہیں ہوتا

سوال: ما اسمیہ کتنے اور کون کونسے معنی میں آتا ہے کافیہ کی روشنی میں بیان ہیں

جواب: ما اسمیہ چھ معنی کے لیے آتا ہے اور وہ یہ ہیں

1 موصول کے لیے مثلاً: (عجبت مافعلت)

2 شرط کے لیے مثلاً: (ما تقل اَقل)

3 استفہام کے لیے مثلاً: (وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى)

4 موصوف کے لیے مثلاً: (مررت بما مفرح لک)

5 ما تامہ بھی ہوتا ہے (ایسا تامہ جو صلہ، شرطیہ یا صفت کا محتاج نہیں ہوتا)

☆ اور اس صورت میں یہ "شی" کے معنی میں ہوتا ہے

مثلاً: (اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ)

6 صفت کے لیے مثلاً: (اکرمتہ بوجہ ما)

☆ من بھی اسی کی طرح ہے مگر آخری دو معنی (تامہ، صفت) اس میں نہیں پائے جاتے

سوال: اَیّ اور اَیّۃ کن کن معانی کے لیے آتے ہیں؟ نیز یہ کب معرب اور کب مبنی ہوتے ہیں؟

جواب: اَیّ اور اَیّۃ یہ بھی من کی طرح چار معانی کے لیے آتے ہیں

1 یہ دونوں موصول کے معنی کے لیے آتے ہیں مثلاً: (اضرب ایھم لقیت)

2 یہ دونوں استفہام کے معنی کے لیے آتے ہیں مثلاً: (ایھم اَخوک)

3 یہ دونوں شرط کے معنی کے لیے آتے ہیں مثلاً: (اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى)

4 یہ دونوں موصوف کے معنی کے لیے آتے ہیں مثلاً: (یایھا الرجل)

☆ اگر ان دونوں کا صدر صلہ محذوف ہو تو یہ مبنی ہوتے ہیں ورنہ معرب ہوتے ہیں

سوال: ماذا صنعت کے جواب میں کتنی اور کون کونسی صورت میں جائز ہے؟

جواب: ماذا صنعت کے جواب میں دو صورتیں جائز ہیں اور وہ یہ ہیں

1 (ذا) الذی کے معنی میں ہو جائے گا تو پھر عبارت یوں ہو جائے گی (ماالذی صنعت)؟ اس صورت میں اس کا جواب خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا مثلاً: (الذي صنعت الاکرام)

2 (ماذا) اَی شئ کے معنی میں ہو جائے گا پھر عبارت یوں ہو جائے گی (ای شئ صنعت)؟ اس صورت میں اس کا جواب مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا کیونکہ اب وہ کام اَی شئ کی جگہ واقع ہوگا جو کہ مفعول ہے

اسماء الافعال:

سوال: اسم فعل کسے کہتے ہے مع مثال بیان کے ہیں

جواب: اسم فعل کی تعریف:

"ماکان بمعنی الأمر أو الماضی"

جو اسم امر یا ماضی کے معنی میں ہو اسے اسم فعل کہتے ہے

مثلاً: (روید زیداً) یعنی امھلہ اسی طرح (ھیھات ذاک) یعنی بعد

سوال: فَعَال کن کن معانی کے لیے آتا ہے؟ اور ان میں سے کون معرب کون مبنی ہوتا ہے؟

جواب: فعال مذکور تمام معانی کے لیے آتا ہے

1 فعال امر کے معنی میں ہو اور ثلاثی مجرد سے مشتق ہو اور یہ حکم قیاسی ہے

مثلاً: (نزال بمعنی انزل)

2 وہ فعال جو مصدر معرفہ کے معنی میں ہو مثلاً: (فجار)

3 وہ فعال جو صفت کے معنی میں ہو مثلاً: (یافاق)

یہ دونوں مبنی ہے کیونکہ یہ عمل اور وزن میں فعال بمعنی امر کے مشابہ ہے

4 وہ فعال جو مونث کے لیے علم ہو مثلاً: (قطام، غلاب)

☆ یہ بنو حجاز کی لغت میں مبنی ہے اور بنو تمیم کی لغت میں معرب ہے

لیکن جن کے آخر میں راء ہو وہ بنو تمیم کے نزدیک بھی مبنی ہے مثلاً: (حضار)

الأصوات:

سوال: اسم صوت کسے کہتے ہے؟

جواب: اسم صوت کی تعریف:

"کل لفظ حکی بہ صوت أو صوت بہ البھائم"

جس لفظ کے ساتھ کسی کی آواز کو نقل کیا جائے یا جانور کو بلایا جائے اسے اسم صوت کہتے ہے

کسی کی آواز نقل کرنے کی مثال: (عاق)

جانور کو بلانے کی مثال: (نخ)

المرکبات:

سوال: مرکب کسے کہتے ہے؟ نیز یہ کب معرب اور کب مبنی ہوگا؟

جواب: مرکب کی تعریف:

"کل اسم من کلمتین لیس بینھما نسبۃ"

جو اسم دو کلموں سے مرکب ہو اور ان دونوں کلموں کے درمیان کوئی نسبت نہ ہو (نا وہ مبتداء خبر بنے، نا وہ مضاف، مضاف الیہ بنے، نا وہ موصوف صفت بنے) تو اسے مرکب کہتے ہے

☆ اگر دوسرا کلمہ کسی حرف کو شامل ہو تو دونوں کو مبنی پڑھا جائے گا

ایک سے لیکر دس تک سوائے بارہ کے مثلاً: (خمسۃ عشر و حادی عشر)

☆ اور اگر دوسرا کلمہ کسی حرف کو شامل نا ہو تو وہ معرب پڑھا جائے گا لیکن پھر بھی اس پر کسرہ نہیں آئے گی مثلاً: (بعلبک)

الکنایات:

سوال: کنایہ کسے کہتے ہے؟

جواب: کسی معینہ چیز کو غیر صریح لفظ سے تعبیر کرنے ایسے لفظ سے جو اس شئے پر دلالت کرئے کو کنایہ کہتے ہے

سوال: کم، کذا، کیت اور ذیت کس کس کے لیے آتے ہیں؟

جواب: کم اور کذا عدد کے لیے آتے ہیں اور کیت، ذیت بات کے لیے آتے ہیں

سوال: کم استفہامیہ اور کم خبریہ کی تمییز کا اعراب بیان کریں نیز یہ بھی بتائیں کہ ان کی تمییز پر کس لفظ کا داخل کرنا جائز ہے؟

جواب: کم استفہامیہ کی تمییز کا اعراب:

کم استفہامیہ کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ہے

مثلاً: (کم درھما عندک)؟

کم خبریہ کی تمییز کا اعراب:

کم خبریہ کی تمییز مفرد مجرور اور جمع مجرور دونوں طرح آسکتی ہے

مثلاً: (کم مفازۃ جاوزت، کم غلمانٍ اشتریت)

☆ کم خبریہ اور استفہامیہ کی تمییز پر (من) کا داخل کرنا جائز ہے

مثلاً: (وَکَمْ مِّنْ مَّلَکٍ)؟ اور (وَکَمْ مِّنْ قَرْیَۃٍ)

سوال: کم خبریہ اور استفہامیہ کے لیے کس جگہ آنا ضروری ہے؟

جواب: کم خبریہ اور استفہامیہ کے لیے کلام کے شروع میں آنا ضروری ہے

سوال: کم خبریہ اور استفہامیہ پر کون کونسا اعراب پڑھ سکتے ہے؟ نیز یہ بھی بتائیے یہ کب مرفوع، کب منصوب اور کب مجرور ہونگے؟

جواب: کم استفہامیہ اور خبریہ پر تینوں اعراب (رفع، نصب، جر) محلا پڑھ سکتے ہے

کم استفہامیہ اور خبریہ کا مجرور ہونا:

جب کم سے پہلے حرف جر یا مضاف ہوگا تو اس کو مجرور پڑھے گے

کم استفہامیہ اور خبریہ کا منصوب ہونا:

جب کم کے بعد ایسا فعل ہو جو اپنی ضمیر کے ساتھ کم سے اعراض نہ کر رہا ہو تو اس وقت کم کو منصوب پڑھے گے

کم استفہامیہ اور خبریہ کا مرفوع ہونا:

جب کم میں یہ دونوں صورتیں نہ پائی جائے تو اس وقت اس کو مرفوع پڑھے گے

☆ اگر ظرف نہ ہو تو مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا

مثلاً: (کم رجلا اخوتک)

☆ اور اگر ظرف ہو تو خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا

مثلاً: (کم یومًا سفرک)

اعتراض: جب کم سے پہلے حرف جر یا مضاف آئے گا تو آپ کا پہلا قاعدہ باطل ہو جائے گا کیونکہ اس وقت کم کلام کے شروع میں نہیں آئے گا

جواب: جی نہیں! اس کا کلام کے شروع میں آنا باطل نہیں ہو گا کیونکہ مضاف، مضاف الیہ اور جار مجرور میں اتنا اتصال ہوتا ہے کہ یہ نا ہی جدا ہو سکتے ہیں اور نا ہی ان میں فاصلہ آتا ہے گویا یہ کلام کا ایک ہی جز ہے

سوال: اسم استفہام اور شرط کس طرح کا عمل کرتے ہیں؟

جواب: اسم استفہام اور شرط، کم کی طرح کا عمل کرتے ہیں یعنی ان پر بھی تینوں اعراب پڑھ سکتے ہیں

سوال: "کم عمۃ لک یا جریر وخالۃ" مذکورہ شعر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

جواب: مذکورہ شعر میں تینوں صورتیں (رفع، نصب، نصب) جائز ہے

☆ مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہو گا

☆ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہو گا

☆ مصدریت کی وجہ سے منصوب ہو گا

سوال: کیا کم کی تمییز کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! جہاں قرینہ پایا جائے اور تمییز معین ہو تو اس وقت کم کی تمییز کو حذف کرنا جائز ہے

مثلاً: (کم مالک) یہاں (درھما) محذوف ہے

الظروف:

سوال: کیا تمام ظروف اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں؟

جواب: جی نہیں! بعض ظروف اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں اور بعض اضافت کے بغیر استعمال ہوتے ہیں

مثلاً: (قبل، بعد، لیس، غیر اور حسب)

سوال: "حیث" کن میں سے ہیں اور اس کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب: "حیث" ظروف مبنیہ میں سے ہے اور اس کے لیے شرط یہ ہے کہ یہ اکثر جملے کی طرف مضاف ہو مثلاً: (اجلس حیث المنظر جمیل)

سوال: "اذ" اور "اذا" کن میں سے ہیں؟ نیز ان میں فرق بھی بیان کریں

جواب: "اذ" اور "اذا" ظروف مبنیہ میں سے ہیں

"اذ اور اذا" میں فرق

اذا	اذ
1 یہ مستقبل کے معنی لیے آتا ہے اگرچہ یہ ماضی کے سے ساتھ آئے	1 یہ ماضی کے لیے آتا ہے
2 اس میں شرط کا معنی پایا جاتا ہے ہیں اسی وجہ سے اس کے بعد فعل کا ہونا ضروری ہے	2 اس کے بعد دو جملے آتے یہ جملہ فعلیہ بھی ہو سکتے ہیں اور اسمیہ بھی

اور کبھی کبھار اذا مفاجات (کسی کام کے اچانک پائے جانے) کے لیے آتا ہے اس صورت میں اس کے بعد مبتداء کا آنا ضروری ہے

سوال: کتاب میں مذکور تمام ظروف مبنیہ مع مثال وفائدہ لکھیں

جواب: کتاب میں مذکور ظروف مبنیہ مع مثال وفائدہ درج ذیل ہیں

أین اور أنّی:

یہ دونوں ظروف مبنیہ میں سے ہیں اور یہ مکان کے لیے اور استفہام و شرط کے معنی کے لیے بھی آتے ہیں مثلاً: (انی لک ھذا، أین تجلس أجلس)

متی:

یہ بھی ظروف مبینہ میں سے ہیں اور یہ زمان کے لیے بھی آتا ہے اور استفہام و شرط کے معنی کے لیے بھی آتا ہے مثلاً: (متی تمش امش)

ایان:

یہ بھی ظروف مبینہ میں سے ہے اور یہ زمانے میں استفہام کے لیے آتا ہے مثلاً: (أیان یوم الدین)

کیف:

یہ بھی ظروف مبنیہ میں سے ہے اور یہ زمانہ حال میں استفہام کے لیے آتا ہے مثلاً: (کیف أنت)

مذ اور منذ:

یہ بھی ظروف مبنیہ میں سے ہے اور یہ دونوں اول مدت کو بیان کرنے کے لیے آتے ہے اور ان دونوں کے ساتھ مفرد معرفہ ملا ہوا ہوتا ہے مثلا: (مارأیتہ من یوم الجمعۃ)

☆ اور کبھی کبھار یہ جمیع مدت کو بیان کرنے کے لیے بھی آتے ہیں اس وقت ان کے ساتھ مقصود بالعدد ملا ہوا ہوتا ہے مثلاً: (مارأیتہ مذ یومان)

اور کبھی کبھار ان دونوں کے بعد مصدر فعل انّ اور اَن آتا ہے اس صورت میں ان دونوں کے بعد زمانہ مضاف محذوف ہوتا ہے

مثلا: (مافرحت من ذھابک) اس مثال میں مذ کے بعد (زمان) محذوف ہے

☆ یہ دونوں ترکیب میں مبتداءواقع ہوتے ہیں اور ان کے بعد والا خبر واقع ہوتا ہے برخلاف امام زجاج کے وہ کہتے ہے کہ یہ دونوں (مذ اور منذ) خبر مقدم واقع ہوتے ہیں اور ان کا مابعد مبتدائے مؤخر واقع ہوتا ہے

لدی اور لدن:

یہ دونوں بھی ظروف مبنیہ میں سے ہیں اور یہ عند کے معنی میں ہوتے ہیں لیکن عند اور ان میں فرق یہ ہے کہ عند میں شئے کا قبضہ اور ملکیت کا ہونا کافی ہے، ہر وقت پاس ہونا ضروری نہیں لیکن ان میں پاس ہونا بھی ضروری ہے

اور ان دونوں ظروف کے دیگر لغات میں کئی تلفظ ہیں

مثلا : لَدْنِ، لَدَنْ، لُدْنِ، لَدْ، لُدْ، لَدْن اس کے علاوہ بھی کئی تلفظ ہیں لیکن ان کے قلت استعمال کی وجہ سے ان کو ذکر نہیں کیا گیا

قط:

یہ بھی ظروف مبنیہ میں سے ہے اور یہ ماضی منفی کے لیے آتا ہے

مثلاً:(ما رأیت قط)

اس میں بھی کئی لغات ہیں

قَطُّ ، قُطُّ ، قَطَ ، قُطُ ، قَطٌ ، قُطَ

عوض:

یہ بھی ظروف مبینہ میں سے ہے اور یہ مستقبل منفی کے لیے آتا ہے

مثلاً: (لا أراہ عوض)

سوال: ظروف غیر مبینہ کو کس صورت میں مبنی بر فتح پڑھنا جائز ہے؟

جواب: جب ظروف غیر مبینہ جملے یا اذ کی طرف مضاف ہو جائے تو ان کو مبنی بر فتحہ پڑھنا جائز ہے مثلاً: (يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ)

المعرفۃ:

سوال: معرفہ کسے کہتے ہے؟

جواب:معرفہ کی تعریف:

"ما وضع لشئ بعینہ"

جس اسم کو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو اسے معرفہ کہتے ہے

سوال: معرفہ کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: معرفہ کی چھ (6) اقسام ہیں

1 مضمرات
2 اعلام
3 مبہمات (اسمائے اشارہ و موصولات)
4 معرف باللام
5 وہ اسم جو اضافت معنویہ کے طور پر ان میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو
6 معرف بالنداء

العلم:

سوال: اسم علم کی تعریف مع مثال بیان کریں

جواب: اسم علم کی تعریف:

"ماوضع لشئ بعینہ غیر متناول غیرہ بوضع واحد"

وہ اسم جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو اور اس وضع میں وہ کسی اور کو شامل نہ ہو مثلاً: (زید، عمر، بکر)

سوال: معرفہ ہونے کے اعتبار سے ضمائر کی کیا درجہ بندی ہے؟

جواب: معرفہ ہونے کے اعتبار سے ضمائر میں سے سب سے اعلیٰ ضمیر ضمیر متکلم ہے، پھر ضمیر مخاطب ہے اور پھر ضمیر غائب ہے

النکرۃ:

سوال: نکرہ کی تعریف مع مثال بیان کریں

جواب: جس اسم کو کسی معین چیز کے لیے وضع نہ کیا گیا ہو اسے نکرہ کہتے ہے

اسماء العدد:

سوال: اسم عدد کسے کہتے ہے؟ نیز یہ بھی بتائے کہ اعداد کے کتنے اور کون کونسے اصول ہیں؟

جواب: اسم عدد کی تعریف:

"ماوضع لکمیۃ آحاد الاشیاء"

جس اسم کو اشیاء کے افراد کی مقدار پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو اسے اسم عدد کہتے ہے

☆ اعداد کے اصول بارہ (12) ہیں اور وہ یہ ہیں

1 تا 10: واحد سے عشرۃ　　　11: مائۃ　　　12: ألف

سوال: اسمائے عدد اور معدود کے استعمال کا مکمل طریقہ بیان کریں

1 واحد اور اثنان معدود کی صفت بن کر قیاس کے مطابق (مذکر کے لیے مذکر اور مونث کے لیے مونث آتے ہیں)　　مثلاً: (رجل واحد، امراۃ واحدۃ)

2 ثلاثۃ سے عشرہ تک اسم عدد خلاف قیاس آتے ہیں

مثلاً: (ثلاثۃ رجال، أربع نسوۃ)

3 أحد عشر اور اثنا عشر کے دونوں (جز اکائی اور دہائی) قیاس کے مطابق آتے ہیں

مثلاً: (أحد عشر رجال، إحدی عشرۃ مرأۃ)

4 ثلاثۃ عشر سے تسع عشرۃ تک کا پہلا جز خلاف قیاس اور دوسرا جز مطابق قیاس آتا ہے مثلاً: (ثلاثۃ عشر رجلاً، ثلاث عشرۃ امراۃ)

☆ قبیلہ تمیم والے عشرۃ (جب وہ مونث کے لیے استعمال ہو تو اس کی شین) کو کسرہ دیتے ہیں

5 عشرون اور اس کی اخوات (تمام دہائیاں) مذکر و مؤنث میں بغیر کسی فرق کے آتی ہیں

مثلاً: (عشرون رجلا، عشرون امراۃً)

6 أحد و عشرون سے تسعۃ وتسعون تک اسم عدد میں ایک اور دو کی اکائی مطابق قیاس اور تین سے نو تک کی اکائی خلاف قیاس آتی ہے اور دہائیاں ایک ہی حال میں رہے گی

مثلاً: (احد و عشرون رجلاً، ثلاث وتسعون امراۃ)

7 مأۃ، الف اور ان کی تشنیہ و جمع مذکر مؤنث میں بغیر کسی فرق کے آتے ہیں

8 پھر اس کے اوپر عدد پر اسی کا عطف کرتے ہوئے آگے بنائے گے

9 ثمانی عشر کے جز اول کی یاء پر تین صورتیں پڑھنا جائز ہے

☆ اس کی یاء پر فتحہ پڑھنا مثلاً: (ثمانيَ عشرۃ امراۃ)

☆ یاء پر سکون پڑھنا مثلاً: (ثمانيْ عشرۃ اِمراۃ)

☆ یاء کو حذف کرکے نون پر کسرہ پڑھنا مثلاً:(ثمانِ عشرۃ امراۃ)

لیکن یاء کو حذف کرکے نون پر فتحہ پڑھنا شاذ ہے

مثلاً: (ثمان عشرۃ امراۃ)

سوال: اسمائے عدد کی تمییز کس طرح آتی ہے ؟

جواب: 1 ثلاثۃ سے عشرۃ تک کی تمییز جمع مجرور ہوتی ہے اب چاہے وہ لفظاً جمع ہو یا معنیً جمع ہو سوائے ثلاث مائۃ کے اس کی تمییز مفرد مجرور ہو گی

مثلاً: (ثلاثۃ رجال، ثلاثُ مائۃ)

2 أحد عشر سے تسعۃ وتسعون تک کی تمییز مفرد منصوب آتی ہے

3 مائۃ، الفٌ اور ان کی تثنیہ و جمع کی تمییز مفرد مجرور آتی ہے

4 واحد اور اثنان کی تمییز نہیں لائی جاتی کیونکہ تمییز اس کی لائی جاتی ہے جس میں ابہام ہو جبکہ یہ دونوں خود اپنے مقصود عدد پر دلالت کرتے ہیں

سوال: کس صورت میں اسم عدد کو مذکر و مونث دونوں طرح لانا جائز ہے ؟

جواب: دو صورتوں میں اسم عدد کو مذکر و مونث دونوں طرح لانا جائز ہے

1 جب مونث تمییز کو مذکر لفظ سے تعبیر کیا گیا ہو

مثلاً: (عندی ثلاثۃ أشخاص من النساء)

2 جب مذکر تمییز کو مونث لفظ سے تعبیر کیا گیا ہو

مثلاً:(عندي ثلاثۃ نفوس من الرجال)

سوال: عدد تصییری اور عدد حالی کی تعریف بیان کر کے ان دونوں میں فرق بیان کریں اور یہ بتائیں کہ یہ کن کن اعداد کے لیے آسکتے ہیں اور کن کے لئے نہیں؟

جواب: تمہید:

یادر رکھیں کبھی کبھار اسم عدد سے معدود کے وہ تمام افراد مراد نہیں ہوتے جن پر وہ اسم عدد دلالت کرتا ہے بلکہ ان میں سے ایک فرد مراد ہوتا ہے اور اس کام کے لیے اسم عدد کو فاعل کے وزن پر لایا جاتا ہے جس کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے

1 استعمال اول باعتبار تصییر

2 استعمال دوم باعتبار حال

عدد تصییر کی تعریف:

وہ اسم فاعل جو قلیل عدد پر ایک عدد کا اضافہ کر دیتا ہے

مثلاً: الثاني، الثانية سے لے کہ العاشر اور العاشرة تک ناکہ اس کے علاوہ

عدد حال کی تعریف:

وہ اسم فاعل جو اس عدد کا مرتبہ بیان کرنے کے لیے آتا ہے

مثلاً: الثانی (ایک کو دو بنانے والا)، العاشر اور عشر کے بعد مرکبات میں مذکر کے لیے "الحادی عشر" اور مونث کے لیے "الحادیة عشرة"

یہاں تک کہ "التاسع عشر والتاسعة عشرة" کہا جائے گا اور یہ سلسلہ چلتا رہے گا

عدد تعبیر اور عدد حال میں فرق:

عدد تصییر	عدد حال
عدد تصییر کی اس سے کم درجے والے کی طرف اضافت کرئے گے	عدد حال کی اس عدد کے ہم جنس کی طرف یا اس سے اوپر والے عدد کی طرف اضافت کرئے گے
مرکب عدد کی باعتبار تصییر مرکب عدد کی طرف اضافت نہیں ہو سکتی ہے	مرکب عدد کی مرکب عدد کی طرف اضافت باعتبار حال ہو ہو سکتی ہے

المذکر والمونث:

سوال: مذکر اور مونث کسے کہتے ہے ؟

جواب: مونث کی تعریف:

"مافیہ علامۃ التانیث لفظاً أو تقدیرًا"

جس اسم میں لفظاً یا تقدیرًا علامت تانیث ہو اسے مونث کہتے ہے

مذکر کی تعریف:

"مالم یکن فیہ علامۃ التانیث لفظاً ولا تقدیرًا"

جس اسم میں علامت تانیث نہ ہو اسے مذکر کہتے ہے

سوال: علامت تانیث کتنی اور کون کونسی ہیں؟

جواب: علامت تانیث تین ہیں اور وہ یہ ہیں

1 الف مقصورہ کا ہونا مثلاً: (سلمیٰ)

2 الف ممدودہ کا ہونا مثلاً: (صحراء)

3 تائے تانیث کا ہونا مثلاً: (فاطمۃ)

سوال: مونث کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں ہر ایک کی تعریف مع مثال بیان کی ہیں

جواب: مونث کی دو اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

1 مونث حقیقی 2 مونث لفظی

1 مونث حقیقی:

"مابازائہ ذکر من الحیوان"

جس مونث کے مقابلے میں حیوان کی جنس میں سے کوئی مذکر مذکور ہو اسے مونث حقیقی کہتے ہے

مثلاً: امراۃ اس کے مقابلے میں حیوان میں سے رجل آتا ہے

2 مونث لفظی:

"مالم یکن بازائہ ذکر من الحیوان"

جس مونث کے مقابلے میں حیوان میں سے کوئی بھی مذکور نہ ہو اسے مونت لفظی کہتے ہے

مثلاً: ظلمۃ اس کے مقابلے میں حیوان میں سے کوئی بھی نہیں آتا

سوال: کس صورت میں فعل کے ساتھ تاءلاناواجب ہے اور کس صورت میں اختیار ہے؟

جواب: جب فعل کی اسناد مونث حقیقی کی طرف ہو تو اس وقت تاء کولاناواجب ہے

مثلاً: (ذھبت فاطمۃ)

☆جب فعل کی اسناد اسم ظاہر مونث غیر حقیقی کی طرف ہو تو اس وقت تاء لانے یانالانے میں اختیار ہے مثلاً: (طلع الشمس یاطلعت الشمس)

☆جب فعل کی اسناد جمع مذکر سالم کے علاوہ جمع کی طرف ہو تو اس کا حکم بھی اسم ظاہر مونث غیر حقیقی کی طرح ہے یعنی تاءلانے یانالانے میں اختیار ہے

مثلاً: (قام الرجال یاقامت الرجال)

☆جب فعل کافاعل جمع مذکر سالم کے علاوہ جمع کی ضمیر ہو تو وہاں دوصورتیں جائز ہیں

1 اگروہ جمع عاقلین میں سے ہو تو ایسی صورت میں فعل کوواو کے ساتھ مذکر اور تاء کے ساتھ مونث لاناجائز ہے مثلاً:(الرجال جلسو، الرجال جلست)

2 اگروہ جمع عاقلین کے علاوہ سے ہو یعنی یاعاقلین مونث یاغیرعاقل مذکر ہو تو ایسی صورت میں فعل کو تائے تانیث کے ساتھ اور نون جمع مونث کے ساتھ لاناجائز ہے

مثلاً: (النساء جلسن)

المثنیٰ:

سوال: تثنیہ کسے کہتے ہے مع مثال بیان کریں

جواب: تثنیہ کی تعریف:

"مالحق اٰخرہ اَلف اَویاء مفتوح ماقبلھاونون مکسورۃ لیدل علی اَن معہ مثلہ من جنسہ"

جس اسم کے آخر میں الف یایاء ہو اور اس کا ماقبل مفتوح ہو اور اس کے آخر میں نون مکسورہ ہو تاکہ وہ اس بات پر دلالت کرئے کہ اس کے ساتھ اسی کی جنس سے ایک اور بھی ہے مثلاً: (رجلان)

سوال: اسم مقصور کی تثنیہ بنانے کا طریقہ بیان کریں

جواب: جس اسم مقصور کا آخر الف سے بدلا ہوا ہو اور وہ ثلاثی (تین حرفی) بھی ہو تو اس اسم مقصور کی تثنیہ بناتے وقت الف کو واؤ سے بدل دیا جائے گا

مثلاً: عصا یہ اصل میں عصو تھا تو اس کی تثنیہ عصوان آئے گی اور اگر وہ الف واو سے بدلا ہوا نہ ہو بلکہ یاء سے بدلا ہوا ہو (مثلاً: رحیٰ جو اصل میں رحیؔ تھا) یا واو سے تو بدلا ہو مگر ثلاثی ہو یا وہ الف کسی سے بدلا ہوا نہ ہو تو ان تینوں صورتوں میں تثنیہ بناتے وقت الف مقصورہ کو یاء سے بدل دے گے مثلاً: رحیٰ سے رحیان

سوال: اسم ممدود کی تثنیہ بنانے کا طریقہ بیان کریں

جواب: جس اسم ممدود کا ہمزہ اصلی ہو تو اس اسم ممدود کی تثنیہ بناتے وقت اسے ثابت رکھا جائے گا مثلاً: (قرّاء سے قرّاءان)

☆ جس اسم ممدود کا ہمزہ تانیث کے لیے ہو تو اس اسم ممدود کی تثنیہ بناتے وقت اسے واو سے بدل دیا جائے گا   مثلاً: (حمراء سے حمروان)

☆ جس اسم ممدود کا ہمزہ نا ہی اصلی ہو اور نا ہی تانیث کے لیے ہو تو اس اسم ممدود کی تثنیہ بناتے وقت دونوں صورتیں جائز ہیں یعنی اس ہمزہ کو ثابت رکھنا بھی جائز ہے اور واو سے بدلنا بھی جائز ہے

مثلاً: کساء اس کی تثنیہ میں دو صورتیں جائز ہے کساءان اور کساوان

سوال: کس صورت میں تثنیہ کا نون حذف ہو جائے گا؟

جواب: اضافت کے وقت تثنیہ کا نون حذف ہو جائے گا

مثلاً: (غلامان سے غلاما زید)

سوال: "حذفت تاء التأنيث في خصيان واليان" اس عبارت کی وضاحت کریں

جواب: قاعدہ یہ ہے کہ جس اسم کی تثنیہ بنانی ہے اگر اس کے آخر میں تائے تانیث ہو تو اسے گرائے بغیر تثنیہ بنایا جاتا ہے مثلاً: (ضاربہ سے ضاربتان) لیکن پر دونوں (خصیۃ اور الیۃ) کلمے اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے یعنی جب ان کی تثنیہ بنائے گے تو ان کی تائے تانیث کو حذف کر دیا جائے گا

مثلاً: (خصیۃ سے خصیان)

المجموع:

سوال: جمع کسے کہتے ہے؟ نیز یہ بھی بتائیے کہ تمر، رکب اور فلک میں سے کون مفرد ہے اور کون جمع ہے؟

جواب: جمع کی تعریف:

"مادل علی آحاد مقصودۃ بحروف مفردۃ بتغیر ما"

جو اسم مقصودہ افراد پر دلالت کرئے اس اسم کے مفرد کے حروف میں کچھ تبدیلی کے ساتھ مثلاً: (رجل سے رجال)

☆ صحیح قول کے مطابق تمر اور رکب جمع نہیں ہے کیونکہ ان پر جمع کی تعریف صادق نہیں آتی اور "فلک" جمع ہے کیوں کہ مفرد اور جمع دونوں کے لیے بولا جاتا ہے

سوال: جمع کی کتنی اور کون کونسی اقسام ہیں؟

جواب: جمع کی ابتدائی طور پر دو اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

1 جمع سالم (صحیح) 2 جمع مکسر

☆ جمع سالم (صحیح) مذکر اور مونث دونوں کے لیے آتی ہے

1 جمع مذکر سالم (صحیح):

جس اسم کے مفرد کے آخر میں واو ما قبل مضموم یا یاء ما قبل مکسور ہو اور آخر میں نون مفتوح بھی ہو اسے "جمع مذکر سالم" کہتے ہے تاکہ وہ اس بات پر دلالت کرتے کہ اس کے ساتھ اس کی مثل اور بھی کئی ہیں

مثلاً: (مسلم سے مسلمون)

سوال: جس اسم کے مفرد کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو اس کی جمع مذکر سالم کیسے بنے گی؟

جواب: جس اسم کے مفرد کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو اس اسم کی جمع مذکر سالم بناتے وقت اس یاء کو حذف کر دیا جائے گا

مثلاً: (قاضی سے قاضون)

سوال: جس اسم کے مفرد کے آخر میں الف مقصورہ ہو اس کی جمع مذکر سالم کیسے بنی گی؟

جواب: جس اسم کے مفرد کے آخر میں الف مقصورہ ہو اس اسم کی جمع مذکر سالم بناتے وقت اس الف کو حذف کر دیا جائے گا اور ماقبل مفتوح کو باقی کو رکھا جائے گا مثلاً: (مصطفیٰ سے مصطفون)

سوال: جمع مذکر سالم بنانے کی شرائط تحریر کریں

جواب: جمع مذکر سالم بنانے کی شرائط:

جس اسم کی جمع مذکر سالم بنانی ہیں اگر وہ غیر صفتی ہو تو اس کے لیے تین شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں

1 اس اسم کا مذکر ہونا

2 اس اسم کا کسی کا عَلم ہونا

3 اس اسم کا عاقل کے لیے ہونا مثلاً: (زید سے زیدون)

اگر ان میں سے کوئی ایک بھی شرط مفقود ہو گی تو اس اسم کی جمع مذکر سالم نہیں آئے گی

اور اگر وہ اسم صفت کا صیغہ ہو تو اس کے لیے چھ (6) شرائط ہیں ان میں سے دو وجودی ہیں اور چار عدمی ہیں وہ چھ شرائط یہ ہیں

1 وہ صفت کا صیغہ مذکر ہو

2 وہ صفت کا صیغہ عاقل کے لیے ہو

3 اس صفت کے صیغے کا مذکر افعل اور مونث فعلاء کے وزن پر نا ہو

مثلاً: (احمر اور حمراء)

4 اس صفت کے صیغے کا مذکر فعلان اور مونث فعلیٰ کے وزن پر نا ہو

مثلاً: (سکران اور سکری)

5 وہ ایسا صفت کا صیغہ نا ہو جو مذکر اور مونث دونوں میں برابر ہو

مثلاً: (جریح اور صبور)

6 وہ صفت کا صیغہ تائے تانیث والا نہ ہو مثلاً: (علامۃ)

سوال: کس صورت میں جمع مذکر سالم کا نون حذف ہو جاتا ہے؟

جواب: اضافت کے وقت جمع مذکر سالم کا نون حذف ہو جاتا ہے

مثلاً: (مسلمو پاکستان)

اعتراض: آپ نے کہا جمع مذکر سالم بنانے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اسم مذکر ہو، عَلم ہو اور عاقل ہو جبکہ ارضون، سنون میں یہ شرائط نہیں پائی جاتی مگر پھر بھی وہ جمع مذکر سالم میں ایسا کیوں؟

جواب: ان اسماء کی جمع کا واو اور نون کے ساتھ آنا شاذ ہے

جمع المونث السالم:

سوال: جمع مونث سالم کسے کہتے ہے؟ نیز یہ بھی بتائیں کہ اس کے بنانے کی شرائط کیا ہے؟

جواب: جمع مونث سالم کی تعریف:

"مالحق آخرہ ألف وتاء"

جس جمع کے آخر میں الف اور تاء ہو اسے جمع مونث سالم کہتے ہے

جمع مونث سالم بنانے کی شرائط:

جس اسم کی جمع مونث سالم بنانی ہے اگر وہ صفت کا صیغہ ہو تو اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کے مقابلے میں مذکر بھی ہو اور اس مذکر کی جمع واو اور نون کے ساتھ آتی ہو مثلاً: (مسلمۃ سے مسلمات)

اور اگر اس کا مذکر ہی نہ ہو تو اس کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اسم تاء سے خالی نہ ہو مثلاً: (حائض) اس کی جمع مونث سالم نہیں آسکتی

اور اگر وہ اسم صفت کا صیغہ نا ہو تو پھر اس کی جمع مونث سالم لانے کے لیے کوئی شرط نہیں ہے

جمع التکسر:

سوال: جمع مکسر کسے کہتے ہے؟ مع مثال بیان کریں

جواب: جمع مکسر کی تعریف:

"ما تغیر بناء واحدہ"

جس جمع میں واحد کی صورت تبدیل ہو جائے اسے جمع مکسر کہتے ہے

مثلاً: (رجال، اَفراس)

سوال: جمع قلت اور جمع کثرت کے اوزان بیان کریں

جواب: جمع قلت کے اوزان یہ ہیں:

اَفعل، اَفعال، اَفعلۃ، فعلۃ

جمع کثرت (صحیح) کے اوزان:

ان اوزان کے علاوہ بقیہ تمام اوزان جمع کثرت کے ہیں

مثلاً: (فعول، فعال، مفاعل، فعالل، اَفاعل وغیرہ)

المصدر:

سوال: مصدر کسے کہتے ہے؟ مع مثال بیان کریں

جواب: مصدر کی تعریف:

"اسم للحدث الجاری علی الفعل"

جو اسم فعل پر جاری ہونے والے حدوثی معنی پر دلالت کرے اسے مصدر کہتے ہے

سوال: ثلاثی مجرد سے جو مصادر آتے ہیں وہ کیا ہوتے ہیں اور جو غیر ثلاثی مجرد سے آتے ہیں وہ کیا ہوتے ہیں؟

جواب: ثلاثی مجرد سے جو مصادر آتے ہیں وہ تمام سماعی ہوتے ہیں اور جو غیر ثلاثی مجرد سے آتے ہیں وہ تمام قیاسی ہوتے ہیں

سوال: مصدر کا عمل اور عمل کی شرائط بیان کریں اور یہ بھی بتائیں کہ کون سی ایسی صورت ہے جس میں مفعول مطلق کو عمل دلانا اور نہ دلانا دونوں جائز ہے؟

جواب: اگر مصدر مفعول مطلق نہ ہو تو اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے خواہ وہ ماضی کے معنی میں ہو یا اس کے علاوہ اور مصدر کے مفعول مطلق ہونے کی صورت میں فعل کو ذکر کرنا ضروری ہے اور اس وقت فعل ہی عمل کرئے گا نہ کہ مفعول مطلق

☆مصدر معرف باللام کا عامل بننا شاذ اور قلیل ہے

☆اگر مصدر مفعول مطلق ہو تو ایسی صورت میں وہ اپنے بعد والے پر عمل نہیں کریگا بلکہ بعد میں آنے والے اسم کا عامل اس سے پہلے والا فعل ہو گا

مثلاً:(ضربت ضربًا عمروًا)

☆اور اگر مصدر مفعول مطلق ہو اور اس کے فعل کو وجوبًا حذف کر کے اس مصدر کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا ہو تو وہاں دو صورتیں جائز ہے

1 فعل کو عمل دلانا کیونکہ وہ اصلًا عامل ہے

2 مصدر کو عمل دلانا کیونکہ وہ فعل کا نائب ہے

سوال: کیا مصدر کے فاعل کو ذکر کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی نہیں! مصدر کے فاعل کو ذکر کرنا ضروری نہیں ہے

سوال: مصدر کی اس کے معمول کی طرف اضافت کرنا کیسا؟

جواب: مصدر کی اس کے معمول کی طرف اضافت جائز ہے

اسم الفاعل:

سوال: اسم فاعل کسے کہتے ہے مع مثال بیان کریں

جواب: اسم فاعل کی تعریف:

"ما اشتق من فعل لمن قام به بمعنی الحدوث"

ایسا اسم جو فعل سے مشتق ہو اس ذات پر دلالت کرنے کے لیے جس کے ساتھ فعل قائم ہو حدوثی معنی کے ساتھ

مثلاً: (ضارب)

سوال: اسم فاعل ثلاثی مجرد سے کس وزن پر آتا ہے اور غیر ثلاثی مجرد سے کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: اسم فاعل ثلاثی مجرد سے "فاعل" کے وزن پر آتا ہے اور غیر ثلاثی مجرد سے مضارع معروف کے وزن پر آتا ہے شروع میں میم مضموم اور آخر کے ماقبل کے کسرہ کے ساتھ مثلاً: (یجتنب سے مُجتنِب)

سوال: اسم فاعل کے عمل کی شرائط تحریر کریں

جواب: اسم فاعل اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے لیکن اس کے عمل کے

لیے دو شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں

1 وہ حال یا استقبال کے معنی میں ہو

2 اپنے صاحب پر اعتماد کرنے والا ہو(اگر اسم فاعل جملے میں خبر بن رہا ہے تو اس سے پہلے مبتداء، اگر صفت بن رہا ہے تو ماقبل موصوف بن رہا ہو، وعلی ھذا القیاس)یا اس سے پہلے ہمزہ استفہامیہ یا مانافیہ ہو

مثلاً: (زید قائم أبوہ)

سوال: اگر اسم فاعل ماضی کے لیے ہو تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر اسم فاعل ماضی کے لیے ہو تو اضافت معنوی واجب ہے

لیکن امام کسائی کہتے ہے کہ اضافت واجب نہ ہو گی

☆ اور اگر اسم فاعل کا کوئی دوسرا معمول ہو اس کے علاوہ جس کی طرف اضافت ہوئی ہے تو اس وقت فعل مقدر ہو گا

مثلاً: (زید معطی عمرو درھمًا)یہاں درھما سے پہلے أعطی فعل مقدر ہے جس کی وجہ سے درھما منصوب ہے

سوال:اگر اسم فاعل پر الف لام آجائے تو کیا حکم ہو گا؟

جواب:اگر اسم فاعل پر الف لام آجائے تو یہ تمام زمانوں میں برابر ہو گا

مثلاً: (مررت بالضارب أبوہ زید أمس)

سوال:کیا اسم فاعل کے کچھ صیغے کسی اور معنی کے لیے بھی آتے ہیں؟

جواب: جی ہاں!اسم فاعل کے کچھ صیغے مبالغے کا معنی دینے کے لیے آتے ہیں

مثلاً: (ضراب، ضروب، مضراب، علیم وغیرہ)

سوال: اسم فاعل کے تثنیہ وجمع کے صیغے عمل اور شرائط میں کس کی طرح ہے؟

جواب: اسم فاعل کے تثنیہ وجمع کے صیغے عمل اور شرائط میں اسم فاعل واحد کے صیغے کی طرح ہے

سوال: اسم فاعل کے تثنیہ وجمع کے نون کو کس وقت حذف کرنا جائز اور کس وقت حذف کرنا واجب ہے؟

جواب: اضافت کے وقت اسم فاعل کے تثنیہ وجمع کے نون کو حذف کرنا واجب ہے اور ان دو شرائط کے پائے جانے کے وقت حذف کرنا جائز ہے

1 مابعد کو مفعول بہ کی وجہ سے نصب دے

2 اس پر الف لام بمعنی الذي داخل ہو

اسم المفعول:

سوال: اسم مفعول کسے کہتے ہے؟

جواب: اسم مفعول کی تعریف:

"ما اشتق من فعل لمن وقع علیه"

ایسا اسم جو فعل سے مشتق ہو تاکہ وہ اس ذات پر دلالت کرتے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو

سوال: اسم مفعول ثلاثی مجرد وغیر ثلاثی مجرد سے کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: اسم مفعول کے اوزان:

اسم مفعول ثلاثی مجرد سے "مفعول" کے وزن پر آتا ہے اور غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کے صیغے کی طرح آتا ہے آخری حرف کے ماقبل کے فتحہ کے ساتھ مثلاً: (مُستخرَج)

سوال: عمل کرنے اور بقیہ شرائط میں اسم مفعول کس کے حکم میں ہے؟

جواب: عمل کرنے اور بقیہ شرائط واحکام میں اسم مفعول اسم فاعل کے حکم میں ہے

الصفة المشبهة:

سوال: صفت مشبہ کسے کہتے ہے؟

جواب: صفت مشبہ کی تعریف:

"ما اشتق من فعل لازم لمن قام به على معنى الثبوت"

ایسا اسم جو فعل لازم سے مشتق ہو اور اس ذات پر دلالت کرئے جس کے ساتھ معنی مصدری بطورِ ثبوت (تینوں زمانوں کی قید کے بغیر) قائم ہو

سوال: صفت مشبہ کے صیغے کس کے مخالف ہوتے ہیں اور کیا ہوتے ہیں؟

جواب: صفت مشبہ کے صیغے اسم فاعل کے مخالف ہوتے ہیں یعنی اسم فاعل کے اوزان تو قیاسی ہیں لیکن صفت مشبہ کے اوزان قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہیں

سوال: صفت مشبہ کے عمل کی شرائط تحریر کریں

جواب: صفت مشبہ مطلقاً یعنی کسی زمانے کی شرط کے بغیر فعل لازم جیسا عمل کرتا ہے لیکن اس کے لیے ایک شرط ہے کہ یہ ان پانچ چیزوں (مبتداء موصوف، ذوالحال، ہمزہ استفہام، حرف نفی) میں سے کسی ایک چیز پر اعتماد کرنے والا ہو مثلاً: (زید حسنٌ غلامہ)

سوال: صفت مشبہ کتنے اور کون کونسے طریقوں سے استعمال ہوتا ہے؟

جواب: صفت مشبہ تین طریقوں سے استعمال ہوتا ہے

1 یا تو الف لام کے ساتھ آئے گا مثلاً: (الحسن)

2 یا الف لام کے بغیر آئے گا مثلاً: (حسن)

3 یا اضافت کے ساتھ آئے گا

اور صفت مشبہ کے معمول میں بھی تین صورتیں جائز ہیں

1 معمول کا الف لام کے ساتھ آنا مثلاً: (حسن الوجہ)

2 معمول کا اضافت کے ساتھ آنا مثلاً: (حسن وجھہ)

3 معمول کا ان دونوں (الف لام اور اضافت) سے خالی ہونا مثلاً: (حسن وجہ)

☆ پھر ان چھ قسموں میں سے ہر ایک کا معمول مرفوع بھی ہوگا، منصوب بھی ہوگا اور مجرور بھی ہوگا پس چھ کو تین سے ضرب دینے سے یہ اٹھارہ قسمیں بن گئی

☆صفت مشبہ کا معمول فاعلیت کی بناء پر مرفوع ہوگا

☆صفت مشبہ کے معمول کے منصوب ہونے کی دو صورتیں ہیں

1 معمول کے معرفہ ہونے کی صورت میں معمول کا نصب مفعول سے مشابہت کی بناء پر منصوب ہوگا

2 معمول کے نکرہ ہونے کی صورت میں معمول کا نصب تمییز ہونے کی بناء پر منصوب ہوگا

☆صفت مشبہ کا معمول مضاف الیہ ہونے کی بناء پر مجرور ہوگا

سوال: صفت مشبہ کے استعمال کی کل اٹھارہ (18) صورتیں لکھ کر ان میں اقسام خمسہ (ممتنع، مختلف فیہ، احسن، حسن اور قبیح) متعین کریں

جواب: 1 صفت مشبہ کے استعمال کی اٹھارہ صورتوں میں سے دو صورتیں ممتنع ہیں اور وہ یہ ہیں: (اَلْحَسَنُ وجھِہٖ الحسن وجہٍ)

2 ایک صورت مختلف فیہ ہے اور وہ یہ ہے: (حسنُ وجھِہٖ)

3 اور باقی صورتوں میں سے جن میں ایک ضمیر ہو وہ احسن ہیں

4 جن میں دو ضمیریں ہو وہ حسن ہیں

5 اور جن میں کوئی بھی ضمیر نہ ہو وہ قبیح ہے

☆صفت مشبہ کے استعمال کی اٹھارہ صورتوں کا نقشہ:

احسن	حسن	قبیح	ممتنع	مختلف فیہ
الحسن وجھہ	حسنٌ وجھَہٗ	الحسن وُجہٌ	الحسن وُجہِہٖ	حسن وُجہَہٗ
حسنٌ وجھُہٗ	الحسن وجھَہٗ	حسنٌ وجہٌ	الحسن وُجہٖ	
الحسن الوجہَ	حسنٌ الوجہُ			
الحسن الوجہِ	الحسن الوجہُ			
حسنٌ الوجہَ				
حسنٌ الوجہِ				
حسن وُجہٖ				
الحسن وُجھًا				
حسنٌ وجھًا				

☆جب صفت مشبہ کے معمول کو اس کی وجہ سے رفع دے گے تو اس وقت صفت میں ضمیر نہیں ہو گی اور اگر صفت مشبہ کے ذریعے اس کے معمول کو رفع نہیں دی جائے گی تو صفت مشبہ میں ایک ضمیر ہو گی جو موصوف کی جانب لوٹے گی اور صفت کا فاعل واقع ہو گی،

جب صفت میں ضمیر کا پایا جانا متحقق ہو گیا کہ صفت کا بعد منصوب یا مجرور ہے تو صفت کو مونث، تثنیہ و جمع بھی لایا جائے گا

☆ اسم فاعل و مفعول جب مفعول کی جانب متعدی نہ ہو تو ان جمیع اقسام میں صفت کی طرح ہو گی

اسم التفضیل:

سوال: اسم تفضیل کسے کہتے ہے؟

جواب: اسم تفضیل کی تعریف:

"ما اشتق من فعل لموصوف بزیادۃ علی غیرہ"

ایسا اسم جو فعل سے مشتق ہو موصوف کے لیے اس کے غیر پر زیادتی کے ساتھ

مثلاً: (زید أفضل الناس)

سوال: اسم تفضیل کا صیغہ ثلاثی مجرد سے کس وزن پر آتا ہے؟

جواب: اسم تفضیل کا صیغہ ثلاثی مجرد سے "افعل" کے وزن پر آتا ہے

سوال: اسم تفضیل کے بنانے کی کتنی اور کون کونسی شرائط ہیں؟

جواب: اسم تفضیل کے بنانے کی شرائط:

اسم تفضیل کے بنانے کی دو شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں

1 اسم تفضیل ثلاثی مجرد سے بنایا جائے تاکہ افعل کے وزن پر بنانا ممکن ہو

2 اس میں رنگ اور عیب والے معنی نہ پائے جائے کیونکہ رنگ و عیب سے افعل کا وزن اسم تفضیل کے علاوہ کے لیے آتا ہے

مثلاً: (زید افضل الناس)

سوال: غیر ثلاثی مجرد یا وہ مصادر جن میں رنگ وعیب کے معنی پائے جاتے ہیں ان سے اسم تفضیل کا معنی کیسے حاصل کرئے گے؟

جواب: غیر ثلاثی مجرد یا وہ مصادر جن میں رنگ وعیب کے معنی پائے جاتے ہیں ان سے اسم تفضیل کے معنی حاصل کرنے کے لیے لفظ" أشد" یا اس کے ہم مثل (اکثر) کو ذکر کر کے اس کے بعد اس فعل کے مصدر کو ذکر کرئے گے جس اسم سے اسم تفضیل کا معنی حاصل کرنا ہے

مثلاً: (ھو أشد منہ استخراجًا)

سوال: کیا اسم تفضیل صرف فاعل کے معنی کی زیادتی بیان کرنے کے لیے آتا ہے؟

جواب: جی نہیں! اگرچہ قیاس کا تقاضہ تو یہی تھا کہ اسم تفضیل صرف فاعل کے معنی کی زیادتی بیان کرئے لیکن کبھی کبھار اسم تفضیل مفعول کے معنی کی زیادتی بیان کرنے کے لیے آتا ہے مثلاً: (أعذر یعنی اکثر معذوریۃ)

سوال: اسم تفضیل کے استعمال کے طریقے لکھ کر مع مثال یہ بتائیں کہ کس میں مطابقت ضروری ہے اور کس میں نہیں؟

جواب: اسم تفضیل کے استعمال کے تین طریقے ہیں اور وہ یہ ہیں

1 اضافت کے ساتھ مثلاً: (زید أفضل القوم)

2 من کے ساتھ مثلاً: (زید أفضل من عمرٍو)

3 الف لام کے ساتھ مثلاً: (جاءنی زید الافضل)

جس جملے میں اسم تفضیل کے مذکورہ تین طریقوں میں سے کوئی طریقہ

ناپایاجائے اس میں اسم تفضیل کا استعمال درست نہیں ہے اور ایسے ہی ان تین طریقوں میں سے دو طریقے بھی ایک ساتھ اسم تفضیل میں استعمال نہیں ہو سکتے اس لیے یہ دونوں مثالیں جائز نہیں ہے

(زید الأفضل من عمرو اور لا زید افضل)

لیکن اگر مفضل علیہ مشہور ہو تو وہاں مذکورہ تینوں طریقوں کے بغیر اسم تفضیل کو ذکر کرنا بھی درست ہے مثلاً: (اللہ اکبر)

سوال: اسم تفضیل کا استعمال اضافت کے وقت کتنے معانی کے لیے ہوتا ہے؟

جواب: اسم تفضیل کا استعمال اضافت کے وقت دو معانی کے لیے ہوتا ہے

1 اسم تفضیل کے ذریعے مضاف الیہ کے افراد پر زیادتی مقصود ہوتی ہے

بشرطیکہ موصوف مضاف الیہ کے افراد میں سے ہو

مثلاً:(زید افضل الناس)

اس صورت یوسف أحسن أخوتہ کہنا جائز نہیں کیونکہ وہ اخوۃ میں شامل نہیں

2 اسم تفضیل کے ذریعے مطلق زیادتی مقصود ہو

اس صورت میں یوسف أحسن أخوتہ کہنا جائز ہے

☆ اضافت کی پہلی نوع کی بناء پر اسم تفضیل میں دو صورتیں جائز ہیں

1 اسم تفضیل کو مذکر مفرد لانا چاہے اس کا موصوف واحد ہو یا تشنیہ ہو یا جمع ہو

مثلاً: (زید أفضل القوم، الزیدان أفضل القوم)

2 اسم تفضیل کو واحد، تشنیہ، جمع اور مذکر مؤنث میں موصوف کے مطابق لانا

مثلاً: (زید أفضل القوم، الزیدان أفضلا القوم)

اضافت کی دوسری نوع میں اسم تفضیل کا استعمال الف لام کے ساتھ ہو تو اسم تفضیل کو موصوف کے مطابق لانا واجب ہے

مثلاً: (زیدٌ الأفضل)

☆ جب اسم تفضیل کا استعمال من کے ساتھ ہو تو اس کو ہر حال میں مفرد لانا ضروری ہے مثلاً: (زید أفضل من عمرو)

سوال: اسم تفضیل اسم ظاہر میں کس وقت عمل کرتا ہے؟

جواب: جب مذکورہ تین شرائط پائی جائے تو اس وقت اسم تفضیل اسم ظاہر میں عمل کرتا ہے

1 اسم تفضیل لفظاً ایک چیز کی صفت واقع ہو اور معنیً دوسری چیز کی صفت واقع ہو

2 وہ متعلّق پہلی شئے کے اعتبار سے مفضل اور دوسری شئے کے اعتبار سے مفضل علیہ ہو

3 اسم تفضیل حرف نفی کے بعد واقع ہو

مثلاً: (ما رأیت رجلا احسن فی عینہ الکحل منہ فی عین زید)

اس مثال میں احسن اسم تفضیل مذکورہ شرائط ثلاثۃ پائے جانے کی وجہ سے حسُنَ کے معنی میں ہو گیا ہے

☆ اگر یہاں الکحل کو احسن اسم تفضیل کا فاعل نہ مانا جائے تو لازمًا احسن اسم تفضیل کو خبر مقدم اور الکحل کو مبتدائے مؤخر ماننا پڑے گا جو کہ درست نہیں

کیونکہ اس وقت احسن اور اس کے معمول کے درمیان الکحل کا فاصلہ آجائے گا جو کہ اجنبی ہے اور اجنبی کا فاصلہ جائز نہیں

اوپر بیان کردہ مثال کو مزید دو طریقوں سے اختصار کے ساتھ لکھا جا سکتا ہے

1 جیسے مارأیت رجلاًفي أحسن في عینه الكحل منه فی عین زید یہ مثال مشہورہ ہے اسے اختصار کے ساتھ مارأیت رجلاً أحسن في عینه الكحل من عین زید بھی کہا جا سکتا ہے

2 لفظ عین کو جس میں الکحل مفضل علیہ ہے بغیر مِن کے اسم تفضیل پر مقدم کرکے اس طرح بھی کہا جا سکتا ہے کہ مارأیت کعین زید أحسن فیھا الکحل

الفعل:

سوال: فعل کسے کہتے ہے؟ نیز اس کے خواص بھی بیان کریں

فعل کی تعریف:

"مادل علی معنی فی نفسہ مقترن بأحد الازمنۃ الثلاثۃ"

وہ کلمہ جو اپنی ذات میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کرئے اور تینوں زمانوں میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا ہو

فعل کے خواص:

1 قد کا ہونا　　2 سین کا ہونا　　3 سوف کا ہونا

4 جوازم (لم، لمّا، لام امر، لائے نہی، ان شرطیہ) کا ہونا

5 تائے تانیث ساکنہ کا آخر میں ہونا

6 ضمائر بارزہ مرفوعہ متصلہ کا آخر میں لاحق ہونا

الماضي:

سوال: فعل ماضی کسے کہتے ہے؟

جواب: فعل ماضی کی تعریف:

"مادل علی زمان قبل زمانک"

جو فعل گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرے اسے فعل ماضی کہتے ہے

سوال: ماضی کے اعراب کی کتنی اور کون کونسی صورتیں ہیں؟

جواب: ماضی کے اعراب کی تین صورتیں ہیں

1 اگر فعل ماضی کے آخر میں ضمیر مرفوع متحرک اور واو نہ ہو تو اس کا آخر مبنی بر فتح ہوتا ہے مثلاً: (ضربَ)

2 اگر فعل ماضی کے آخر میں ضمیر مرفوع متحرک ہو تو اس کا آخر مبنی بر سکون ہوتا ہے مثلاً: (ضربت)

3 اگر فعل ماضی کے آخر میں واو ہو تو اس کا آخر مبنی بر ضم ہوتا ہے

مثلاً: (ضربو)

المضارع:

سوال: فعل مضارع کسے کہتے ہے؟

جواب: فعل مضارع کی تعریف:

"ما أشبہ الاسم بأحد حروف (نأیت)"

وہ فعل جو حروف نایت میں سے کسی حرف کے شروع میں آنے کی وجہ سے اسم کے مشابہ ہو

سوال: فعل مضارع کس اعتبار سے اسم کے مشابہ ہے؟

جواب: فعل مضارع دو اعتبار سے اسم کے مشابہ ہے

1 یہ دونوں (فعل مضارع اور اسم فاعل) حال اور استقبال کا معنی دینے میں مشابہ ہے

2 سین اور سوف کے ان دونوں پر داخل ہونے میں مشابہ ہے

سوال: حروف نائیت میں سے کون کس کے لیے آتا ہے؟ بیان کریں

جواب: حروف نائیت کی تفصیل درج ذیل ہیں:

ہمزہ:

واحد متکلم کے لیے آتا ہے مثلاً: (أضرب)

نون:

جمع متکلم کے لیے آتا ہے مثلاً: (نضرب)

تاء:

مخاطب کے تمام صیغوں کے لیے مطلقاً آتا ہے (چاہے وہ واحد ہو یا تثنیہ ہو یا جمع ہو چاہے مذکر ہو یا مونث ہو) اور واحد و تثنیہ مونث غائب کے لیے بھی آتا ہے

مثلاً: (تضرب، تضربان)

یاء:

یہ واحد اور تثنیہ مونث غائب کے علاوہ بقیہ تمام غائب کے صیغوں کے لیے آتی ہے   مثلاً: (یضرب)

سوال: حروف مضارع کب مفتوح ہوگے اور کب مضموم ہوگے ؟

جواب: جس مضارع کی ماضی رباعی (چار حرفی) ہو اس میں حروف مضارع مضموم ہونگے   مثلاً: (یُجلیب)

اور اس کے علاوہ تمام صورتوں (جب مضارع کی ماضی رباعی نہ ہو بلکہ ثلاثی ہو یا رباعی سے زائد حرفی ہو) میں حروف مضارع مفتوح ہوگے   مثلاً: (یَضرب)

سوال: کس صورت میں مضارع کو معرب پڑھا جائے گا؟

جواب: جب فعل مضارع کے ساتھ نا ہی نون تاکید ملا ہوا ہو اور نا ہی نون جمع مؤنث ملی ہو تو اس صورت میں فعل مضارع کو معرب پڑھے گے

سوال: فعل مضارع کے کتنے اور کون کونسے اعراب ہے ؟

جواب: فعل مضارع کے تین اعراب ہیں اور وہ یہ ہیں

1 رفع   2 نصب   3 جزم

سوال: فعل مضارع صحیح کی تعریف اور اعراب بیان کریں

جواب: فعل مضارع صحیح کی تعریف:

وہ فعل مضارع جس کے آخر میں حروف علت میں سے کوئی حرف

نہ ہو اور وہ مضارع جو جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مونث حاضر کی ضمائر بارزہ مرفوعہ سے خالی ہو

اعرابی حالت:

اس کی حالت رفعی ضمہ سے، حالت نصبی فتحہ سے اور حالت جزمی سکون سے آتی ہے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
ھو یضربُ	لن یضربَ	لم یضربْ

سوال: فعل مضارع بانون اعرابی کسے کہتے ہے اور اس کا اعراب کیا ہے؟

جواب: فعل مضارع بانون اعرابی کی تعریف:

وہ فعل مضارع جس میں نون اعرابی ہو، تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مونث حاضر کی ضمائر بارزہ مرفوعہ کے ساتھ

اعرابی حالت:

اس کی حالت رفعی ثبوت نون سے، حالت نصبی وجزمی حذف نون سے آتی ہے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
ھما یضربان	لن یضربا	لم یضربا

سوال: فعل مضارع معتل بالواو والیاء کسے کہتے ہے اور اس کا اعراب کیا ہے؟

جواب: فعل مضارع معتل بالواو والیا کی تعریف:

جس فعل مضارع کے آخر میں واو یایاء ہو اسے معتل بالواو والیا کہتے ہے

اعـــرابی حـــالــــتـــ:

اســـ کی حـــالـــتـــ رفعی ضمـــہ تقـــدیری ســـے، حـــالـــتـــ نصبی فتحـــہ لفظی ســـے اور حـــالـــتـــ جـــزمی حـــذفـــ آخـــرســـے آتی ہـــے

حـــالـــتـــ رفعی	حـــالـــتـــ نصبی	حـــالـــتـــ جـــزمی
ھویدعو، یرمی	لن یدعوَ، یرمیَ	لم یدعُ، یرمِ

سوال: فعـــل مضـــارع معتـــل بالألفـــ کســـے کہتـــے ہـــے اور اســـ کا اعـــراب کیـــا ہـــے؟

جواب: فعـــل مضـــارع معتـــل بالالفـــ کی تعـــریفـــ:

جـــس فعـــل مضـــارع کـــے آخـــر مـــیں الفـــ ہـــوا ســـے معتـــل بالألفـــ کہتـــے ہـــے

اعـــرابی حـــالــــتـــ:

اســـ کی حـــالـــتـــ رفعی ضمـــہ تقـــدیری ســـے، حـــالـــتـــ نصبی فتحـــہ تقـــدیری ســـے اور حـــالـــتـــ جـــزمی حـــذفـــ آخـــرســـے آتی ہـــے

حـــالـــتـــ رفعی	حـــالـــتـــ نصبی	حـــالـــتـــ جـــزمی
ھویرضی	لن یرضی	لم یرض

سوال: کـــس صورتـــ مـــیں فعـــل مضـــارع مـــرفوع ہوتـــاہـــے اور کـــس صورتـــ مـــیں فعـــل مضـــارع منصوبـــ ہوتـــاہـــے؟

جواب: جـــبـــ فعـــل مضـــارع نواصبـــ اور جوازم ســـے خـــالی ہو تو مـــرفوع ہوتـــاہـــے اور فعـــل مضـــارع ان پانچ حـــروفـــ کـــے بعـــد منصوبـــ ہوتـــاہـــے

1 أن　2 لن　3 کی　4 اذن　5 أن مقـــدرہ

سوال: اَن کتنی اور کون کونسی صورتوں میں مقدر ہوتا ہے مع مثال بیان کریں

جواب: ان مذکورہ چھ مقامات پر مقدر ہوتا ہے

1 حتی کے بعد مثلاً: (سرت إلی المدینة حتی أدخلھا)

2 لام کی کے بعد مثلاً: (جئت لازورک)

3 لام جحود کے بعد مثلاً: (وَمَاکَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنْتَ فِیْھِمْ)

4 فاء کے بعد مثلاً: (زرنی فاکرمک)

5 واو کے بعد مثلاً: (لاتاکل السمک وتشرب اللبن)

6 أو کے بعد مثلاً: (لأسکنک في سلسلة أو تعطیني حقي)

سوال: فعل مضارع پر اَن کے داخل ہونے کے بعد یہ کیا ہوتا ہے اور اس کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب: فعل مضارع پر اَن کے داخل ہونے کے بعد یہ منصوب ہوتا ہے اور اس کے منصوب ہونے کی دو صورتیں ہیں

1 فتحہ کے ساتھ منصوب ہوگا مثلاً: (أرید أن تحسن الیّ)

2 نون کے حذف ہونے کے ساتھ منصوب ہوگا مثلاً: (و أن تصوموخیر لکم)

سوال: ظن اور اس کے مشتقات کے آنے والے اَن کی کتنی اور کونسی صورتیں ہیں

جواب: ظن اور اس کے مشتقات کے بعد آنے والے اَن کی دو صورتیں ہیں

1 وہ اَن ناصبہ ہو 2 وہ اَن مثقلہ سے مخففہ ہو مثلاً: (ظنت اَن سیقوم)

سوال: علم اور اس کے مشتقات کے بعد آنے والا اَن کیا ہوتا ہے؟

جواب: علم اور اس کے مشتقات کے بعد آنے والا اَن ناصبہ نہیں ہوتا بلکہ مثقلہ سے مخففہ ہوتا ہے مثلاً: (علمت ان سیقوم)

سوال: لفظ (لن) فعل مضارع پر داخل ہو کر کیا عمل کرتا ہے؟

جواب: لفظ (لن) فعل مضارع پر داخل ہو کہ اسے نصب دیتا ہے اور مستقبل کی نفی کی تاکید کے لیے آتا ہے مثلاً: (فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْ)

سوال: اذن کس صورت میں فعل مضارع کو نصب دیتا ہے؟

جواب: اذن میں جب یہ دو صورتیں پائی جائے گی تو وہ مضارع کو نصب دے گا

1 اذن کے مابعد کا اس کے ماقبل پر اعتماد نہ ہو

2 فعل مستقبل کے معنی میں ہونا کہ حال کے معنی میں مثلاً: (اذن تدخل الجنۃ)

سوال: جب اذن کے بعد واو یا فاء ہو تو اس وقت اس میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

جواب: جب اذن فاء اور واو کے بعد واقع ہو تو اس کے مابعد میں دو صورتیں جائز ہے

1 فعل کو رفع دینا

2 فعل کو نصب دینا مثلاً: (وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا)

سوال: "کی" کس کے لیے آتا ہے مع مثال بیان کریں

جواب: "کی" سببیت کے لیے آتا ہے یعنی اس کا ماقبل مابعد کے لیے سبب بنتا ہے

مثلاً: (أسلمت كي أدخل الجنۃ)

سوال: جن صورتوں میں اَن مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اُن کی تفصیل بیان کریں

جواب: جن صورتوں میں اَن مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع کو نصب دیتا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے

1 حتی کے بعد:

جب یہ ماقبل کی طرف نظر کرتے ہوئے مستقبل کا معنی دیتا ہے اور یہ کی یاالی کے معنی میں ہوتا ہے

مثلاً: (أسلمت حتی أدخل الجنۃ)

☆ جس فعل مضارع پر حتی داخل ہوا ہے اگر وہ زمانہ مستقبل کے معنی میں نہ ہو بلکہ حال کے معنی میں ہو چاہے تحقیقًا ہو یا حکایۃً ہو وہاں حتی کے بعد اَن مقدر نہیں ہوگا بلکہ حتی حرف ابتداء ہوگا اور اس کے بعد والا فعل مضارع مرفوع ہوگا اور حتی کا ماقبل اس کے بعد کے لیے سبب ہوگا مثلا: (مرض حتی لایرجونہ)

اسی وجہ سے یہ مثال (کان سیری حتی ادخلھا) ممتنع ہے کیونکہ حتی کو ابتدائی بنانا پڑے گا اگر ابتدائیہ بنائے گے تو یہ الگ جملہ ہو جائے گا اور کان کی خبر نہیں رہے گی لیکن اگر اس مثال میں ہم کان کو تامہ بنائے تو یہ مثال درست ہے

اور اس مثال (أسرت حتی تدخلھا) میں بھی کیونکہ اگر حتی کو ابتدائیہ بنائے تو سببیت والا معنی باقی نہیں رہے گا اس وجہ سے حتی کے بعد والے کو رفع دے گے

2 لام کی کے بعد:

اس کے بعد بھی اَن مقدر ہوتا ہے اور لام کی سے مراد وہ لام جارہ ہے جس کا ماقبل مابعد کے لیے سبب ہو مثلاً: (أسلمت لأدخل الجنۃ)

3 لام جحود کے بعد:

لام جحود کے بعد بھی ان مقدر ہوتا ہے اور لام جحود سے مراد وہ لام تاکید ہے جو کان منفی کے بعد آتا ہے مثلاً: (وَمَاكَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ)

4 فاء کے بعد:

فاء کے بعد بھی اَن مقدر ہوتا ہے لیکن اس کے لیے دو شرائط ہیں

- فاء سببیہ ہو
- فاء سے پہلے امر، نہی، استفہام، نفی، تمنی، عرض

میں سے کوئی ایک چیز ہو

مثلاً:(زرنی فاکرمک)

5 واو کے بعد:

واو کے بعد بھی ان مقدر ہوتا ہے لیکن اس کے لیے بھی دو شرائط ہیں

- واو جمعیت (مصاحبت اور معیت) کے معنی میں ہو
- واو سے پہلے مذکورہ چھ چیزوں (امر، نہی، استفہام، نفی، تمنی، عرض) میں سے کوئی ایک چیز ہو مثلاً: (زرنی واُکرمک)

اس واو کے بعد بھی اُن ناصبہ مقدر ہوتا ہے جو الی اَن یا الّا اَن کے معنی میں ہو

مثلاً: (لأَلزمنک أو تعطیني حقی)

6 حروف عاطفہ کے بعد:

حروف عاطفہ کے بعد بھی اَن مقدر ہوتا ہے بشرطیکہ معطوف علیہ اسم صریح ہو مثلاً: (اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا)

سوال: کتنی اور کون کونسی صورتوں میں اَن مقدرہ کو ظاہر کرنا جائز ہے اور کتنی صوتوں میں واجب ہے؟

جواب: دو صورتوں میں اَن مقدرہ کو ظاہر کرنا جائز ہے اور وہ یہ ہیں

1 لام کی کے ساتھ مثلاً: (أسلمت لادخل الجنۃ)

2 حروف عاطفہ کے ساتھ مثلاً: (أعجبنی قیامک وأن تذھب)

☆ اور جب لام نفی پر لام کی داخل ہو جائے تو اس وقت اَن کو ظاہر کرنا واجب ہے

مثلاً: (لئلّا یعلم)

سوال: فعل مضارع کس صورت میں مجزوم ہوگا؟ نیز عوامل جازمہ کی بھی بیان کریں

جواب: جب فعل مضارع پر کوئی عامل جازمہ آجائے تو اس صورت میں مضارع مجزوم ہوگا اور عوامل جازمہ متعدد ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں

لم، لمّا، لام امر، لائے نہی، کلمات مجازات (کلمات شرطیہ) پر بارہ ہیں

1 ان 2 مھما 3 إذاما 4 اذما 5 حیثما 6 أین

7متی 8 ما 9من 10 أیّ 11 أنی 12اِن مقدرہ

☆کیفما اور اذا کے ذریعے فعل مضارع کو جزم دینا کلام عرب میں شاذ ہے

حروف جازمہ کی تفصیل:

لم اور لما دونوں مضارع کو منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں لیکن دونوں میں فرق یہ ہوتا ہے کہ لمّا زمانہ منتظم تک فعل کی نفی کرتا ہے اور لم مطلق زمانے میں فعل کی نفی کرتا ہے مثلاً: (لمّا یضرب، لم یضرب)

اور دوسرا فرق یہ ہے قرینے کے پائے جانے کے وقت لما کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے جبکہ لم کے فعل کو کسی صورت میں بھی حذف کرنا جائز نہیں ہے

لام امر اور لائے نہی:

لام امر کے ذریعے فعل کو طلب کیا جاتا ہے

اور لائے نہی کے ذریعے فعل کے ترک کرنے کو طلب کیا جاتا ہے

سوال: شرط و جزاء کسے کہتے ہے؟

جواب: شرط و جزاء کی تعریف:

"کلم المجازاۃ تدخل علی الفعلین لسببیۃ الأول و مسببیۃ الثانی"

کلمات مجاز دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں پہلا سبب اور دوسرا مسبب بنتا ہے ان دونوں کو شرط و جزاء کہتے ہے

سوال: شرط و جزاء پر کب جزم واجب ہے اور کب جائز ہے؟

جواب: اگر شرط و جزاء دونوں مضارع ہو یا صرف شرط مضارع ہو تو جزم دینا واجب ہے اور اگر صرف جزاء مضارع ہو تو دو صورتیں جائز ہیں

1 جزم دینا مثلا: (ان ذرتَ أزرُ)

2 رفع دینا مثلاً: (اِن زرت أزورُ)

سوال: جزاء پر فاء لانے کی وجوبی، جوازی اور نہ لانے کی صورتیں بیان کریں

جواب: اگر جزاء فعل ماضی ہو اور بغیر قد کے ہو چاہے وہ لفظاً ماضی ہو یا معنیً ماضی ہو جزاء پر فاء لانا جائز نہیں ہے مثلاً: (أن ضربت ضربت)

☆ اگر جزاء فعل مضارع ہو چاہے مثبت ہو یا لا کے ساتھ منفی ہو دو صورتیں جائز ہے

1 فاء کو لانا

2 فاء کو نا لانا

☆ اگر جزاء نا ہی فعل مضارع مثبت نا منفی اور نا ہی فعل ماضی قد کے بغیر ہو تو ایسی صورت میں جزاء پر فاء لانا واجب ہے

☆ اور جب جزاء جملہ اسمیہ ہو تو کبھی کبھار اس پر فاء کی جگہ اذا فجائیہ کو داخل کیا جاتا ہے مثلاً: (وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ)

سوال: اِن مقدر ہونے کی صورتیں مع مثال بیان کریں

جواب: اِن (شرطیہ) پانچ مقامات پر شرط کے ساتھ مقدر ہوتا ہے بشرطیکہ پہلی چیز دوسری چیز کے لیے سبب ہو

1 امر کے بعد   مثلاً: (زرنی فاکرمک)

2 نہی کے بعد   مثلاً: (لاتضع أوقاتک یکن خیر لک)

3 استفہام کے بعد   مثلاً: (أعندک ماء أشربہ)

4 تمنی کے بعد   مثلاً: (لیتک تجتہد تفز)

5 عرض کے بعد   مثلاً: (ألا تجالس الصالحین تصب خیرًا)

سوال: "امتنع لاتکفر تدخل النار خلافا..... "مذکورہ عبادت کی وضاحت کریں

جواب: یہ مثال "لاتکفر تدخل النار" کہنا درست نہیں ہے کیونکہ یہاں اُن کو شرط کے ساتھ مقدر ماننے کی صورت میں عبارت یوں بنے گی "ان لاتکفر تدخل النار" اور یہ درست نہیں ہے کیونکہ یہاں پہلی چیز دوسری کے لیے سبب نہیں ہے برخلاف اماکسائی کے وہ کہتے ہے کہ یہ مثال درست ہے کیونکہ عرف میں اس کے معنی ان تکفر تدخل النار لیے جاتے ہیں اور یہ کہنا درست ہے

الأمر:

سوال: امر کسے کہتے ہے؟

جواب: امر کی تعریف:

"صیغۃ یطلب بھا الفعل من الفاعل المخاطب بحذف حرف المضارعۃ"

ایا صیغہ جس کے ذریعے فاعل مخاطب سے فعل طلب کیا جائے

حرف مضارع کے حذف کے ساتھ مثلاً: (اضرب)

سوال: امر کے آخر کا کیا حکم ہے؟

جواب: امر کے آخر کا وہی حکم ہے جو مجزوم کا ہوتا ہے یعنی جیسے اگر وہ صحیح ہو تو اس کے آخر کو ساکن کیا جاتا ہے ایسے ہی اگر فعل امر بھی صحیح ہو تو اس کے آخر کو ساکن کیا جاتا ہے

سوال: امر بنانے کا مکمل طریقہ کافیہ کی روشنی میں بیان کریں

جواب: فعل امر فعل مضارع سے بنایا جاتا ہے اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کر دے پھر اس کے بعد اگر اگلا حرف ساکن ہو اور وہ رباعی (چار حرفی) نہ ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مضموم لائیں گے اگر ساکن کا مابعد مضموم ہو مثلاً: (تقتُلُ سے اُقتُلْ)

اور اگر ساکن کا مابعد مفتوح یا مکسور ہو تو شروع میں ہمزہ وصلی مکسور لائیں گے مثلاً: (یضرب سے اضرِبْ)

فعل مالم یسم فاعلہ:

سوال: فعل مالم یسم فاعلہ کسے کہتے ہے؟

جواب: فعل مالم یسم فاعلہ کی تعریف:

"ھوماحذف فاعلہ"

وہ فعل جس کے فاعل کو حذف کر دیا جائے اور اسے اس کے قائم مقام مفعول کر دیا جائے مثلاً: (ضُرِب)

☆ اسے فعل مجہول بھی کہتے ہیں

سوال: فعل مجہول بنانے کا مکمل طریقہ ماضی مجرد و مزید فیہ اور مضارع کے اعتبار سے بیان کریں

جواب: 1 اگر وہ فعل (جس کے فاعل کو حذف کیا گیا ہے) ماضی ہو تو اس کے پہلے حرف کو ضمّہ دے گے اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دے گے

مثلاً: (ضَرَب سے ضُرِب)

2 اگر اس ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو تو ہمزہ وصلی کو ضمہ دے گے اور تیسرے حرف کو ضمہ دے گے مثلاً: (اِجْتَنَب سے اُجْتُنِب)

3 اگر ماضی کے شروع میں تا ہو تو تاء اور دوسرے حرف کو ضمّہ دے گے

مثلاً: (تَقَبَّل سے تُقُبِّلَ)

اور یہ دوسرے حرف کو ضمہ دینا التباس کے خوف کی وجہ سے تھا کیونکہ یہاں اگر دوسرے حرف کو ضمہ نہ دے تو معلوم نہیں ہو گا کہ باب تفعل اور تفاعل کی ماضی مجہول ہے یا باب تفعیل اور باب مفاعلہ کا مضارع معروف ہے

4 اور اگر وہ ماضی معتل العین ہو تو اس میں تین صورتیں جائز ہے

- عین کلمہ کی کسرہ کو فاء کی طرف پھیرنا اور اس کے بعد عین کلمہ کو یاء سے بدلنا اور یہ زیادہ فصیح ہے مثلاً: قُوِل اور بُیِع سے قِیْلَ اور بِیْعَ
- مذکورہ تبدیلی کے بعد اشمال بھی جائز ہے یعنی فاء کلمہ کی کسرہ کو تھوڑا ماضی سے بدل کر اور یاء کو تھوڑا سا واو سے بدل کر پڑھنا جائز ہے

- فاء کلمہ کی ضمہ کو باقی رکھ کر عین کلمہ کی ہی حرکت کو گرادیں ایسی صورت میں یاء ساکن ماقبل ضمہ ہونے کی وجہ سے واو سے بدل جائے گی

مثلاً: قُولَ اور بُوعَ اور یہ کمزور لغت ہے

یہ تینوں صورتیں جس طرح یہاں درست ہے اسی طرح باب افتعال، باب انفعال اجوف کی ماضی مجھول میں بھی درست ہے

لیکن باب افعال اور استفعال اجوف کی ماضی مجھول میں صرف پہلی صورت جائز ہے دوسری دو جائز نہیں ہیں

اور اگر وہ فعل مضارع ہو تو اس کے پہلے حرف (علامت مضارع) کو ضمہ دے گے (اگر پہلے سے ضمہ نہ ہو تو) اور اگر آخر کا ماقبل مفتوح نہ ہو تو اسے فتحہ دے گے

مثلاً: (یضرِب سے یُضرَب)

اور اگر وہ مضارع معتل العین ہو تو عین کلمہ کی حرکت ماقبل کو دے گے اور عین کلمہ کو الف سے بدل دے گے مثلاً: (یُقْوَل سے یُقَال)

المتعدي وغیر المتعدی:

سوال: فعل متعدی اور غیر متعدی کسے کہتے ہے؟

جواب: **فعل متعدی کی تعریف:**

"مایتوقف فہمہ علی متعلق"

وہ فعل جس کا سمجھنا متعلق پر موقوف ہو مثلاً: (ضرب)

فعل غیر متعدی کی تعریف:

وہ فعل جس کا سمجھنا متعلق پر موقوف نہ ہو مثلاً: (قعد)

سوال: فعل متعدی کی اقسام مع مثال تحریر کریں

جواب: فعل متعدی کی چار اقسام ہیں اور وہ یہ ہیں

1 وہ فعل متعدی جسے صرف ایک مفعول بہ کی ضرورت ہو

مثلاً:(ضرب زید عمرًوا)

2 وہ فعل متعدی جو دو مفعولوں کو چاہے لیکن ایک پر اکتفاء کرنا درست ہو

مثلاً: (اعطیت زیدا درھما)

3 وہ فعل متعدی جو دو مفعولوں کو چاہے اور ان میں سے ایک پر اکتفاء کرنا درست نہ ہو

مثلاً: (علم زید بکرًا عالمًا)

4 وہ فعل متعدی جو تین مفعولوں کو چاہے اور وہ افعال یہ ہے (أعلم، أری، أنبأ، أخبر، خبر، حدث)

مثلاً: (أعلم زید بکرًا عمرًوا عالمًا)

فعل متعدی کی چوتھی قسم کا حکم:

جن افعال متعدیہ کہ تین مفعول ہوتے ہیں، ان کا پہلا مفعول باب اعطیت کے مفعول کی طرح ہوتا ہے یعنی جس طرح اس کے ایک مفعول کو حذف کرنا اور دوسرے پر اکتفاء کرنا درست ہے اسی طرح ان افعال میں بھی دوسرے دو مفعولوں کو حذف کرکے پہلے مفعول پر اکتفاء کرنا درست ہے

اور ان افعال متعدیہ کا دوسرا اور تیسرا مفعول باب علمت کے دونوں مفعولوں کی طرح ہوتا ہے یعنی جس طرح باب علمت کے ایک مفعول کو حذف کرکے دوسرے پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح ان افعال کے دوسرے اور تیسرے مفعول میں سے کسی ایک کو حذف کرکے دوسرے پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہے

افعال القلوب:

سوال: افعال قلوب کتنے اور کون کونسے ہیں اور ان میں سے کون کس معنی کے لیے آتا ہے؟ نیز افعال قلوب کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: افعال قلوب درج ذیل ہیں

ظننت، حسبت، خلت، زعمت، علمت، رأیت، وجدت ان میں سے پہلے تین (ظننت، حسبت، خلت) گمان کے معنی کے لیے آتے ہیں، آخری تین (علمت، رأیت، وجدت) یقین کے معنی کے لیے آتے ہیں اور چوتھا (زعمت) گمان اور یقین دونوں معنی کے لیے آتا ہے

☆ افعال قلوب کا دوسرا نام "افعال شک ویقین" ہے

سوال: افعال قلوب کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: افعال قلوب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اس چیز کو بیان کرنے کے لیے جو ان سے صادر ہوتی ہے اور افعال قلوب دونوں (مبتداء اور خبر) کو مفعولیت کی بناء پر نصب دیتے ہیں

سوال: افعال قلوب کی خصوصیات بیان کریں

جواب: افعال قلوب کی خصوصیات:

1 جب افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک کو ذکر کیا جائے تو دوسرے مفعول کو ذکر کرنا ضروری ہے برخلاف باب اعطیت کے اس کے ایک مفعول کو ذکر کے دوسرے کو حذف کر سکتے ہیں مثلاً: (زید یعطی الفقراء اور ھو یعطی الدنانیر)

2 افعال قلوب کا عمل باطل ہو جاتا ہے جب یہ مبتداء اور خبر کے درمیان یا آخر میں آئے دونوں جزوں کے مستقل ہونے کی وجہ سے مثلاً: (قام أظنّ زید)

3 افعال قلوب استفہام، نفی اور لام سے پہلے عمل نہیں کرتے

مثلاً: (علمت أزید عندک)

4 افعال قلوب کے فاعل و مفعول کی دونوں ضمیروں کا ایک ہی چیز ہونا جائز ہے مثلاً: (علمتنی منطلقا)

سوال: اگر افعال قلوب اپنے حقیقی معنی میں استعمال نہ ہو تو پھر ان کا کیا حکم ہو گا مع مثال بیان کریں

جواب: اگر افعال قلوب اپنے حقیقی معنی میں استعمال نہ ہو بلکہ کسی ایسے معنی پر مشتمل ہو جن کا دل سے واسطہ نہ ہو

مثلاً: ظننت کبھی اتھمت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، علمت کبھی عرفت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، رأیت کبھی ابصرت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور وجدت کبھی اصبت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے

تو ایسی صورت میں یہ افعال افعال قلوب نہیں ہونگے اور دو مفعولوں کی بجائے صرف ایک مفعول کی طرف متعدی ہونگے

افعال ناقصہ:

سوال: افعال ناقصہ کسے کہتے ہے ؟

جواب: افعال ناقصہ کی تعریف:

"ماوضع لتقرر الفاعل علی صفۃ"

وہ افعال جو کسی مخصوص صفت پر فاعل کو ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں

سوال: افعال ناقصہ کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: افعال ناقصہ سترہ ہیں اور وہ یہ ہیں:

کان، صار، ظلّ، بات، اَصبح، اَمسی، اَضحی، عاد، غدا، راح، مازال، ماانفک، مافتی، مادام، لیس، مابرح اور آض

☆ کبھی کبھار جاء اور قعد بھی فعل ناقص کے طور پر استعمال ہوتے ہیں

سوال: افعال ناقصہ کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: افعال ناقصہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں خبر کو اپنے معنی کا حکم دینے کے لیے اور پہلے جزء کو رفع اور دوسرے جزء کو نصب دیتے ہیں

مثلاً: (کان زید قائمًا)

سوال: افعال ناقصہ کی تفصیل کافیہ کی روشنی میں بیان کریں

جواب: افعال ناقصہ کی تفصیل درج ذیل ہے

کان:

1 کان کبھی ناقصہ ہوتا ہے جو زمانہ ماضی میں اپنی خبر کے ثبوت کے لیے آتا ہے

چاہے وہ دائمہ ہو یا منقطعہ ہو مثلاً: (وَكَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا)

2 اور کبھی کان، صار کے معنی میں ہوتا ہے اور اس میں ضمیر شان ہوتی ہے

مثلاً: (اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ)

3 اور کبھی کان تامہ بمعنی ثبت بھی ہوتا ہے مثلاً: (اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ)

4 اور کبھی کان زائدہ بھی ہوتا ہے مثلاً: (كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا)

صار:

صار انتقال کے لیے آتا ہے مثلاً: (صار زید عالما)

اصبح، امسی، اضحی:

1 یہ تینوں مضمون جملہ کو اپنے اوقات کے ساتھ ملانے کے لیے آتے ہیں

مثلاً: (أصبح زید صائما)

2 کبھی کبھار یہ تینوں صار کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں

مثلاً: (أصبح زید غنیا اي صار زید غنیا)

3 کبھی یہ تینوں تامہ بھی ہوتے ہیں

مثلاً: (فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ)

ظل، بات:

1 یہ دونوں مضمون جملہ کو اپنے اوقات کے ساتھ ملانے کے لیے آتے ہیں

مثلاً: (يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا)

2 کبھی کبھار یہ دونوں صار کے معنی میں ہوتے ہیں

مثلاً: (ظَلَّ وَجۡهُهٗ مُسۡوَدًّا)

مازال، مابرح، مافتی،ماانفک:

یہ چاروں اپنی خبروں کو اپنے فاعل کے لیے استمرار کے ساتھ ثابت کرنے کے لیے آتے ہیں جب سے فاعل نے خبر کو قبول کیا ہو اور ان کو نفی لازم ہوتی ہے

مثلاً: (فَلَنۡ اَبۡرَحَ الۡاَرۡضَ حَتّٰى يَاۡذَنَ لِىۡۤ اَبِىۡۤ)

مادام:

یہ فاعل کے لیے خبر کے ثبوت کی مدت تک کسی کام کا وقت متعین کرنے کے لیے آتا ہے، اسی لیے اس سے پہلے مستقل کلام کا ہونا ضروری ہے جس کا وقت متعین ہو کیونکہ یہ ظرف ہوتا ہے، مستقل کلام نہیں ہوتا

مثلاً: (اجلس مادام زید جالسا)

لیس:

یہ زمانہ حال میں مضمون جملہ کی نفی کے لیے آتا ہے اور بعض نحویوں کے نزدیک یہ مطلق زمانے کی نفی کے لیے آتا ہے

مثلاً: (لیس زید جالسا)

سوال: افعال ناقصہ کی خبروں کو ان کے اسماء پر مقدم کرنا کیسا؟

جواب: افعال ناقصہ کی خبروں کو ان کے اسماء پر مقدم کرنا جائز ہے

مثلاً: (وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ)

سوال: افعال ناقصہ کی خبروں کو خود ان پر مقدم کرنا کیسا؟

جواب: افعال ناقصہ کی خبروں کو خود ان پر مقدم کرنے کی تین اقسام ہیں

1 جائز

2 ناجائز

3 مختلف فیہ

جائز:

وہ بارہ افعال ہیں

کان، صار، اَصبح، امسی، اَضحی، ظل، بات، آض، عاد، غدا، راح

ناجائز:

وہ افعال جن کے شروع میں ما آتا ہے

مازال،ماانفک، مافتئ، مابرح، مادام

☆ برخلاف ابن کیسان کے مادام کے علاوہ میں

مختلف فیہ:

وہ لیس ہے

افعال مقاربہ:

سوال:افعال مقاربہ کسے کہتے ہے ؟

جواب:افعال مقاربہ کی تعریف:

"ماوضع لدنوالخبر رجاءاو حصول اواخذ افیہ"

وہ افعال جو خبر کی قربت پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوخواہ بطور امید کے ہو،یابطور حصول کے یابطور خبر میں فاعل کے شروع ہو جانے کے

سوال:افعال مقاربہ کو تحریر کرتے ہوئے ان کی وضاحت کریں

جواب: افعال مقاربہ مع وضاحت درج ذیل ہیں

عسی:

یہ بطور امید فاعل کے لیے خبر کے قرب پر دلالت کرتا ہے،
یہ فعل غیر متصرف ہے(اس کی گردان نہیں آتی)اس سے سوائے ماضی کے اور کوئی صیغہ نہیں آتا یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے

☆اس کی خبر فعل مضارع اَنْ کے ساتھ ہوتی ہے مثلاً: (عسی زید أن یخرج)

☆اور کبھی اَنْ کو حذف بھی کیا جاتا ہے مثلاً: (عسی زید یخرج)

☆کبھی اس کی خبر کو اس کے اسم پر مقدم کر دیا جاتا ہے مثلاً:(عسی أن یخرج زیدٌ)

کاد:

یہ بطور حصول فاعل کے لیے خبر کے قرب پر دلالت کرتا ہے، اس کی خبر ان مصدریہ کے بغیر ہوتی ہے مثلاً: (کاد زید یجئ) لیکن کبھی کبھار کاد کی خبر پر ان مصدریہ داخل ہوجاتا ہے

اگر کاد پر حرف نفی داخل ہوجائے تو اصح قول کے مطابق یہ دوسرے افعال کی طرح نفی کے معنی میں ہوجائے گا لیکن بعض نحوی کہتے ہے کہ یہ مثبت ہی رہے گا اور بعض کے نزدیک کاد پر حرف نفی کا دخول فعل ماضی میں اثبات کا معنی دے گا

مثلاً: (وما کادو یفعلون)

جبکہ مضارع میں نفی کا معنی دے گا

مثلاً: ذولرمہ کا قول

"اذا غیّر الھجر المحبین لم یکد رسیس الھوی من حب میۃ یبرح"

طفق، کرب، جعل، اخذ:

یہ افعال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ فاعل نے خبر کو شروع کر دیا ہے، ان کا استعمال کاد کی طرح ہوتا ہے

اوشک:

اس کا استعمال عسی اور کاد کی طرح ہوتا ہے

فعل التعجب:

سوال: فعل تعجب کسے کہتے ہے؟

جواب: فعل تعجب کی تعریف:

"ماوضع لأنشاء التعجب"

وہ فعل جو تعجب ظاہر کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو

سوال: فعل تعجب کے کتنے اور کون کونسے صیغے ہیں؟

جواب: فعل تعجب کے دو صیغے ہیں اور وہ یہ ہیں

1 ماافعلہ　　　2 افعل بہ

☆ یہ دونوں غیر متصرف ہیں

سوال: فعل تعجب کے دونوں صیغے کس فعل سے بنائے جاتے ہیں؟

جواب: فعل تعجب کے دونوں صیغے اس فعل سے بنائے جاتے ہیں جس سے اسم تفضیل بنایا جاتا ہے

☆ اگر ان افعال سے کہ جن سے فعل تعجب نہیں آتا تعجب کا معنی لینا مقصود ہو تو مصدر مضاف منصوب سے پہلے مااشدّ یا اس کے ہم معنی کا اضافہ کیا جائے گا مثلاً: (مااشدّ استخراجہ) یا پھر مصدر مضاف مجرور بحرف جر پر لفظ أشدد کا اضافہ کرئے گے مثلاً: (اشدد باستخراجہ)

سوال: فعل تعجب کے دونوں صیغوں میں عامل و معمول کو مقدم و موخر کرنے اور ان میں فاصلہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: فعل تعجب کے دونوں صیغوں میں عامل و معمول کو مقدم و موخر کرنا اور ان میں فاصلہ کرنا جائز نہیں ہے

برخلاف امام مازنی کے ان کے نزدیک فعل تعجب اور اس کے معمول کے درمیان ظرف کے ذریعے فاصلہ کرنا جائز ہے

لہذا ان کے نزدیک یہ مثال درست ہے (ما احسن الیوم زیدا)

سوال: فعل تعجب کے صیغے پر جو ما واقع ہوتی ہے اس کے بارے میں علماء کے منقول اقوال بیان کریں

جواب: فعل تعجب کے صیغے پر جو ما واقع ہوتی ہے اس کے بارے میں علماء کے منقول اقوال درج ذیل ہیں

1 امام سیبویہ کے نزدیک وہ ما نکرہ موصوفہ ہے

2 امام اخفش کے نزدیک وہ ما موصولہ ہے اور مابعد جملہ اس کا صلہ ہے ہے

3 امام فراء کے نزدیک وہ ما استفہامیہ ہے

افعال مدح وذم:

سوال: افعال مدح وذم کسے کہتے ہے؟

جواب: افعال مدح وذم کی تعریف:

جو افعال تعریف یا مذمت کو ظاہر کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہو انہیں "افعال مدح وذم" کہتے ہے

☆ اور ان میں سے نعم اور میں بئس بھی ہے

سوال: نِعْم اور بِئْسَ کے فاعل کے لیے کتنی شرائط ہیں؟

جواب: نِعْم اور بئس کے فاعل کے لیے تین شرائط ہیں

1 فاعل معرف باللام ہو

2 فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہو

3 فاعل ایسی ضمیر مستتر ہو جس کی تمییز نکرہ منصوبہ لائی گئی ہو یا کلاما کیساتھ لائی گئی ہو

سوال: افعال مدح وذم کے فاعل کے بعد کیا ہوگا؟

جواب: افعال مدح وذم کے فاعل کے بعد مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم ہوگا اس کی ترکیب کی دو صورتیں ہیں

1 وہ مبتدائے مؤخر ہو اور اس کا ماقبل خبر مقدم ہو

2 ماقبل الگ سے جملہ ہو اور وہ خبر ہو ھو مبتدائے محذوف کی

سوال: مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کے لیے کیا شرط ہے؟

جواب: مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ فاعل کے مطابق ہو

☆ (بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا) اس مثال اور اس جیسی دوسری مثالوں میں محذوف ماننے کی تاویل جائے گی

سوال: کیا مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر کوئی قرینہ پایا جائے تو مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کو حذف کر دیا جاتا ہے مثلاً: (نعم العبد)

☆ساء بھی افعال ذم میں سے ہے اور بئس کی طرح ہے

☆حبذا بھی افعال مدح میں سے ہے اس کا فاعل ذا ہوتا ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اور ذا کے بعد مخصوص بالمدح ہوتا ہے

سوال: مخصوص بالمدح کے اعراب کا کیا حکم ہے؟

جواب: حبذا کے مخصوص بالمدح کا اعراب نعم کے مخصوص بالمدح کی طرح ہوتا ہے

☆حبذا میں مخصوص بالمدح سے پہلے یا بعد میں ایسی تمییز یا حال لانا جائز ہے جو مخصوص بالمدح کے مطابق ہو

تمت بالخیر

وہ کلمہ جو بذات خود اپنے معنی پر دلالت نہ کرے۔